مجاہد اعظم نواب یوسف علیخان عزیز مگسی مرحوم کے مکاتیب

محمد امین خان کھوسہ بی اے ایل ایل بی کے نام

مکتوب ۱

حسینوں کی دنیا میں رہنے والے بھائی! … تمہارا طویل خط ملا … تمہاری زبانی کیسی میٹھی تھیں۔ تمہارے جذبات، والدہ کے پیغام، نفس کی تندی … کی بو۔ آہ! ایک زہر خندہ، ایک والہانہ تعلیم اور پھر وہی سکوت خاموشی اور میں … ایسی امانا کر میں اپنی آگ سے آپ ہی جل چکا ہوں۔ مافوق العادہ قوتوں سے سرد کار … مجھے دور ملاح خیال کو انسانی وسعت سے پرے ڈھیلا چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے جس طرح کثیف ہوا ادھر وحشت نفس کو مشکل بنا دیتی ہے بعینہٖ اسی طرح میرا معاملہ ہے مگر تم مجھے جانتے ہو۔

میں مایوس نہیں ہوا، مایوس ہونا ختم ہو جانا ہے۔ آرزوئیں آباد رہیں، خواہ کبھی بھی زلف یار تک رسائی نہ ہو۔ مگر دل و دماغ کا معاملہ اس کے ساتھ ٹوٹنے نہ پائے۔

"علیگڑھ ہوتے ہوئے کوئٹہ جاؤں"

خوب کہی! کیوں علیگڑھ بیان نہیں آتا؟ بی اے تو ہو چکے۔ اب علیگڑھ میں اور کیا کرنا ہے۔ ذرا نکلو! دنیا کو دیکھو۔ اے اسیر قفس۔ اے پیکر ذہن و دماغ، غلامی کے ماحول میں رہنے والے تمہاری ذاتی ذہانت خواہ تمہیں اس ماحول سے باہر جانے کی اجازت بھی دے۔ مگر پھر بھی ماحول اپنا رنگ جمائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہم ذرا دیکھو! تو ہیں کیا سوچ رہی ہیں۔ آج کل کے موضوع کیا ہیں۔

ہندوستان، مذہب، اچھوت، ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، شیعہ، سنی وغیرہ کبھی اس کے علاوہ کوئی بھی بات

سنتے بھائی۔

اسیر رنگ و بو! غلام ابن غلام! تمہاری بربادی کا باعث انگریز نہیں بلکہ تمہارے دراز ریش مذہب فروش باشندے ہیں۔ کم بختوں نے مذہب جیسی بلند تخلیق کو دنیا کا بدترین کھلونا بنا کر انسانی آبادی کے ایک عظیم حصے کو برباد کر ڈالا۔ خدا ان …

حیران ہو رہا ہوں جب بڑے بڑے نامور … اور امین جن کی تعریف … الحمید صاحب آپ کا مخدوم … منتظر۔

سچ ہے

غلام کی نظر، غلام کی لعنات بھی … گئی ہے۔ خیر تم جانو تمہاری سیاسیات۔ ہم تو ابھی زخمی سپاہی ہیں جو فنا ہے ہیں۔ دیکھا جائے۔ پھر میدان کی شکل نصیب قسمت ہے یا کچھ اور۔

آؤ ننگا

گھبراؤ نہیں۔ خیر سے انتظار کرو۔ آپ کی آخری استغفار شعریت کا آلہ۔ بھائی یونہی ہر تن شاعر اور دنیائے شعریت اور پھر یہ استغفار۔

مگر امین یورپ کے متعلق آپ کے علمایان دین کی تمام رائیں غلط، یکسر غلط سمجھ کر غلط۔ یورپ بہت آزاد ہے۔ آپ سے بازار میں ریسٹورنٹوں میں پارٹیوں میں آزادانہ عورتیں ملیں گی۔ باتیں کریں گی کھیلیں گی۔ سنائیں گی اور رشتہ دار کوئی بھی دخل نہیں دیں گے مگر اخلاقی حالت سے وہ برائی جو آپ کے دراز ریش حضرات اس سے منسوب کرتے ایک فیصدی بھی نہ پائی جائیگی۔ یہاں کی عورت اپنی عصمت کی حفاظت

آپ کے رسم و رواج کے مطابق پردہ اور عموماً ہندوستان کے وڈے کے ذریعے نہیں کرتی۔ ان کا معیار کچھ اور ہے۔ کاش کہ اس میں تفصیلات لکھ سکتا۔ یہاں کی کنواری عورتیں اور وہ عورتیں جو شادی شدہ ہیں عصمت کے معاملہ میں انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی ہیں۔

باقی رہا آپ کے ہندوستانی معاشرت کے مطابق وہ طبقہ جو سماج و سرزد کے مطابق … بازاروں میں عصمت فروشی کرتا ہے یہاں وہ ہے مگر مختلف رنگ میں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس رنگ میں جس میں وہ دوسروں کو برائی کی ترغیب مل سکے۔ مگر بہت کم بہت کم۔ آپ حیران ہوں گے جب ایک کنواری یورپین لڑکی ایک دو بجے تک گھر سے باہر آپ کے ساتھ کسی پارک میں … ہوئی ہے اور مختلف موضوع پر … ممکن ہے وہ آپ کے ساتھ … کیا مجال ہے کہ ایسی رومانٹک … یورپ کی … نیم شب کا وقت … اس کا خیال ایک لمحہ کے لئے عصمت فروشی کی طرف منتقل ہو۔ اگر یونہی ہے آپ کا خیال کسی طرف منتقل ہو جائے۔ تو اس کے معنی یہ … آپ نے اپنا وقار اپنی اخلاقی حالت کو اس کی نظروں میں مجروح کر دیا۔

یہ ہے یہاں کی اخلاقی حالت۔ آپ کے مولویوں کی بنائی ہوئی عورت پردہ سے بیچ گی مرد کی شکل دیکھ کر محض نظر کی حدت پڑ جائے ہو گی۔ مذہبی دیوانہ خانہ کہلائے گی۔ مگر معاف فرمائیے گا کہ یہاں اس فیصدی بھی وہ شمار کی غیر حاضری ہے۔ آنکھ کا کوئی اشارہ ہے گا۔

تو پھر تن خون ہو کر رہ جائیگی

نکو رو تاب مستوری ندارد
چو در بندی سر از روزن بر آرد

یہ ہے نتیجہ پابندیوں، جذبات، خیالات جو رسم و رواج کی پابندی سے راہ نہیں پاتے وہ عورت کو باطنی اعیاشی کی طرف منتقل کر دیتے ہیں وہ

میں اوقات بسر کرتی ہے۔ اور یہ دماغی عیاشی اس کے کیریکٹر کو بہت نازک اور ناپائیدار بنا دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ذرا سے اشارے کی یا ذرا سی ترغیب کی دیر ہوتی ہے اور وہ تار کی غیر حاضری کا موقعہ بھی پھر آپ جانتے ہیں۔

یہاں کی عورتیں ہر قسم کی آزادی سے بہرہ ور ہیں۔ مردوں سے کھیلتی ہیں۔ ننگی ٹانگیں رکھتے ہوئے بازار میں پھرتی ہیں دریائے میں تیرتی ہیں۔ جس چیز کو اچھا سمجھتی ہیں انہیں خوف نہیں ہوتا کہ والدین مزاحم ہونگے آزادانہ تعارف پیدا کر کے سیر کرتی ہیں۔ اس کی وجہ سے انہیں دماغی عیاشی کی اس بدترین شکل سے واسطہ نہیں پڑتا۔ جیسا آپ کے علاقے میں! لہذا وہ سب کچھ بے حجابی کرتے ہوئے بھی عصمت کو عزیز سمجھتی ہیں۔ عصمت کو صرف اس کے لئے سمجھتی ہیں۔ … کی … ہو۔ وہ بھی باقاعدہ … نہیں۔ شاذ و نادر۔ ہاں … مردوں کے … شادی میں اگر عصمت پہلے ضائع … ہے اور ہو رہا ہے۔

اچھا اب رہا میں اور شاعری! بھئی تم جانتے ہو۔ میرا پاشاعر اس بچے کی جا بیٹھے تک۔ تو باقاعدہ کام کیا پڑتا ہے کالج میں اس کے بعد کبھی ہم جانے میں تو کبھی ہمارے پاس ان کو آنا پڑتا ہے بالطف باتیں ہوتی ہیں۔ حسن کا قصہ بھی پھر چھڑتا ہے

Yousaf Aziz Magsi Chair

عشق کا ساز ابھی بجتا ہے مگر ہندوستانی سا نہیں۔ ہم اپنے مشرقی روح کے ترانے گا کر انہیں سناتے ہیں وہ اپنی مغربی ساز کی بین بجا کر۔ رومان ظاہر کرتے ہیں مگر

حاشا و کلا

جو معاملہ اس سے بڑھا ہو۔ ہاں ایک بار ایک اکیس سالہ کنواری لڑکی نے شادی کا وعدہ لینا چاہا۔ ہم نے کہا کہ ہم بڑے بے ... ہوں گے اگر آپ بھی منظور ... آپ چاہتے ... مستقبل ... تنگ ... گوئی کا شکار ... بوجکا ہے ... کو خراب کرتی ہو۔ ... ساتھ اور بھی بڑھا۔ فرمانے لگیں کہ اگر ... اندر یہ ہمدردی ایک ... قوم ... تو میں شادی کرنے کے لئے ہرگز ... کی ظاہری وضع احتیاط سے زیادہ ... میرے لئے آپ کے جذبات ہیں۔

خیر اس وقت تک تو ہم نے معاملہ ... غور کیا ہوا ہے۔ بشرطیکہ ہے۔ معصوم اور پیار کرتی ہے ہم بھی کرتے ہیں مگر

بھائی!

حقیقت یہ ہے کہ ہم شادی کے قابل نہیں یہ خیال کوئی آٹھائے ایک خیالی آدمی...

اچھا بھائی! خدا حافظ کبھی کبھی یاد کیا کرو۔ تو نہایت تمہارے ملنے کو بالخصوص اس فضا میں جی بہت ترستا ہے۔

آپ کا وطن سے دور

"عزیز"

مکتوب ۲

بھائی صاحب! السلام علیکم!

کل شام کو یہاں پہنچا۔ ابھی امور کے اختتام کے بعد رات کو سردار صاحب شہوانی کے ساتھ میں نے اپنے خیالات کو بیان کیا۔ سردار صاحب میرے ساتھ بالکل متفق ہوگئے۔ اور میرے خیالات کی تعریف کی۔ خیالات تو آپ کو معلوم ہیں یعنی سٹیٹ کونسل کے اختیارات میں توسیع جس میں بحث پر بحث و مباحثہ منظوری اختیارات کے! اور وزراء کے کام پر تبصرہ اور رائے دہی۔ اور ریاست کے مفاد اجتماعی کے لئے دیگر مفید سکیموں کو دربار کے پیش کرنا اور دیگر وزیروں کی تعداد میں اضافہ!

صبح کو نواب رئیسانی کے ساتھ یہ گفتگو ہونے لگی۔ اور نواب رئیسانی بھی متفق ہوگئے۔ اس کے بعد نواب رئیسانی اور بندہ نے اس سکیم کو برائے مشورہ مزید احمد یار خان کے پیش کیا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ آپ اسے سٹیٹ کونسل کے پیش کریں۔ میں بعد خوشی تیار ہوں چنانچہ دو گھنٹے کے اندر اگرچہ دیگر رفقاء بالکل متفق ہوگئے تھے مگر وزیر اعظم کی کوشش سے سٹیٹ کونسل کے ارکان اور ایک دو اور سرداروں کو بلایا گیا جس میں احمد یار خان، وزیر اعظم یہ سب موجود تھے۔ مجھے کہا گیا کہ آپ اپنی ... کو پیش کریں۔ بندہ نے وسیع پیمانہ ... اپنی تحریک کو پیش کیا۔ ختم کرتے ... اور ... وغیرہ جنگلز نے بغیر ... طریق پر مخالفت کی۔ ... بالکل ... اور ... طریق پر بھی ... نقشہ ... جس میں وزیر اعظم ... تائید کی۔ مگر افسوس ہے کہ ... وہ بھی بچ نہ سکے۔ میں محسوس کرتا تھا۔ کہ احمد یار خان شاید دل سے خوش ہو رہے ہے۔ مجلس کا رنگ دیکھ کر نواب رئیسانی اور شہوانی نے بھی میرا ساتھ چھوڑ دیا مگر ان الفاظ کے ساتھ کہ آپ کی تحریک اچھی ہے مگر افسوس کہ حالات ایسے نہیں۔

اخیر پر میں نے کہا کہ مجھے آپ کی حالت دیکھ کر احساس تھا۔ کہ میری تحریک کا کیا حشر ہوگا۔ اور میرے متعلق آپ سب حضرات کے دل میں اور شہزادہ صاحب کس قسم کے جذبات پیدا ہوں گے مگر تاہم شکر ہے کہ میں اپنے ضمیر اپنی قوم اور عزبا کی ترجمانی کے سپرد و فرض کے آگے خجل نہیں ہوا۔ اور وقت آئیگا۔ کہ آپ یا آپ کی نسلیں پشیمان ہونگی۔ وغیرہ وغیرہ

یہ ہے حال بھائی جان! عجیب قسم کے جانوروں کا۔

اب میرے لئے دو راہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جرگہ کے آخری دنوں میں شہزادہ صاحب کے حق میں رائے دینے کے ساتھ اپنی منظور شدہ بالا سکیم کو پیش کردوں۔

اور دوسری یہ کہ ان نااہل سرداروں کی حالت دیکھ کر اپنی آئندہ پالیسی کے متعلق ریاست کو یقین دلاؤں کہ سرداروں کے خیالات اور حقوق کے خلاف اس کی ہر تحریک کی تائید کروں گا۔ اور اب سرداروں کو کچلنا چاہئیے ان سے سدھرنے کی امید فضول ہے۔

آپ واپسی پر قبل از ۱۸ر اپنی رائے لکھ کر بھیجیں جرگہ ۱۸ر کو ہوگا۔

۱۴-۸-۱۹۳۳ء آپ کا

محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۳

بھائی امین!

آج آپ کے والد محترم کا عنایت نامہ ملا۔ ابھی ان کو جواب بھیج کر فارغ ہوا ہوں میرے لئے باقی پانچ انگلشن رہتے ہیں میرے پیارے وطن کے نوجوان بھائی۔ الله آپ کو جلدی فارغ کرکے اچھے کام میں مشغول کرے۔ میں آپ کو ذیل کا ایک مشورہ عرض کروں گا۔ اگر آپ نے مانا تو میں بہت ... کی تصنیف ... آفرین ... جو انگریزی میں ہے ... انگریزی سیاح کے قلم کی لکھی ہوئی ہے ...

اگرچہ مجھے احساس ... کہ آپ میں فطرتاً بغیر کسی کی تقلید کے ... مادہ ... ہے۔ اور غریبوں، کسانوں، مزدوروں ... لڑنے والا دل بھی۔ مگر ساتھ اس کے چیزیں خوس بنیادوں پر اس مادہ کی تعمیر کریں گی۔

بلوچستان کانفرنس تو بڑے بڑے بزرگوں کے پنجہ میں نہیں رہی ہے۔ حیدرآباد والوں نے ایک تجویز کی ہے کہ گو، نرکو ایک وفد بھیجکر سپاسنامہ دیا جائے یہ تجویز ابھی تک زبانی ہے۔ دیکھئے کہاں غریب بلوچستانیوں کی روٹی بیگار، بیجا، مالی جرمانہ، ٹیکس کا سوال اور کہاں سپاسنامہ۔ بھائی صاحب یہ سارے حصہ دار ہیں۔ مجھے تو غریب حصہ بانٹنے کا ہے جو سرمایہ دار ایک دوسرے کو پیٹ خاطر پر دھکیلیں ویرگی لینے لئے اچھا حصہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ غریبوں سے لوٹ کھسوٹ کی بندش کا افسوس اور غم تو ہماری کانفرنس والوں کو ہے اور نہ آپ کی خاص نیشنل کانگریس کو۔ میں تو اس موجودہ تحریک سے مایوس ہوتا جارہا ہوں۔ اور کوشش میں ہوں کہ بلوچستان کے اندر کوئٹہ، جھل سبی، نوشکی، مستونگ میں کسانوں اور مزدوروں کی یونین بن جائے۔ جس کے مقاصد مسلسل بٹائیوں کی ظالمانہ لوٹ کو معتدل و جبر پر لانے کے لئے سرمایہ داروں سے اپنے حقوق حاصل کرنا اور مزدور جس میں ریلوے کی تمیز ... کے ہر قسم کے مزدور کے لئے اجرت فرخ اور اوقات کام کو مناسب طریق پر لانا ہو۔

اگر بدقسمتی سے قدرت سے مجھے مہلت نہ دی اور میرا خیال میرے دل کے اندر رہ گیا تو میں اس محبت کے نام پر جو آپ کو اس ناچیز بھائی کے ساتھ ہے۔ درخواست کروں گا۔ کہ پھر آپ کو ہی اس شیطانی لعنت کے خلاف کام کرنا ہوگا۔

ایسی اصلاحات۔ کونسل۔ گورنری صوبہ کیا فائدہ دیں گے۔ علاوہ اس کے غیر ملکی سرمایہ داروں کی جگہ ملکی سرمایہ دار بھی ۹۵ فیصدی بلوچستان کی غریب آبادی کے لئے تو معراج تب ہوگا۔ جب وہ اس لوٹ سے بچیں خدا آپ کو اس بڑے انسانی کام کے لئے زندہ رکھے۔ اور مصائب برداشت کرنے کی ہمت دے۔

آپ کا بھائی

محمد یوسف علی عزیز

... اس خط میں بلوچستان کے مزدوروں اور ... کی ایک ... کی ضرورت کی طرف میر محمد امین خان کی توجہ ... بالکل مختصر مگر جامع الفاظ میں سرمایہ داری اور مزدوری کا بہترین خاکہ کھینچا ہے۔ (ادارہ)

مکتوب ۴

ے درجہاں نتواں اگر مردانہ زیست!
ہمچو مرداں جاں سپردن زندگیست!

بھائی صاحب!

آپ کے خطوط یا محبت نامے بے شکریہ

Yousaf Aziz Magsi Chair

آپ لوگ ری پلس سے خطاب کرنا ہی عجیب حالات بہت دلچسپ ہیں۔ کاش کر میں آپ کو مفصل لکھ سکتا۔

یہاں ان میں دو تین بار حق و باطل کی لڑائی چھڑ جاتی ہے۔ اور یقین جانئے کہ آپ کے اس ناچیز بھائی نے اعلان حق میں کوتاہی نہیں کی۔ مخالفت زوروں پر ہے [illegible] بیر و بگڑ لی تو خوب مخالفت ہوئے [illegible] مناظرے نہیں ہوئے بلکہ [illegible] کی صورت میں اپنے اپنے خیالات [illegible] ہے مگر شکر ہے کہ مخالفین باطل کے اظہار کے بعد نادم ہو جاتے ہیں [illegible] حالات کر کے صاحب آپ کو لکھیں گے۔ آپ کو لڑے سے منہ دکھے آتے تک نہیں جا سکتے یہ عزازی حکم ہے، درخواست ہے۔ التجا ہے۔ یہاں کبھی کبھی ہاتھا پائی اور لڑنے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں میں جسمانی کمزور ہوں۔ اگر مارا گیا۔ تو بس ایک یاد کا امیدوار ہوں۔

آپ کا

محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۵

سر و دا خمار عشق میں غم دے کو کہی
بازی اگرچہ نہ سکا سر تو کھو چکا!
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتے ہو عشق باز
اے رو سیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا!

بھائی امین! اللہ تعالیٰ ہمارے قدموں کو صراط مستقیم پر ثابت رکھے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔ جناب کے والد محترم نے بندہ کو ایک تحریر لکھی ہے کہ بندہ آپ کو اخباروں میں مضمون لکھنے سے منع کرے۔ میں حیران ہوں۔ کہ کیا کروں۔ اگر تعمیل کرتا ہوں۔ تو ترغیب کتمان حق کے جرم عظیم کا مرتکب ہوتا ہوں اور اگر نہیں کرتا۔ تو اپنے پیارے دوست کے پیارے باپ کو ناراض ہونے کا موقع دیتا ہوں۔ فریضہ عظیم "دفاع" کی اہمیت کے متعلق ایک روایت عرض ہے۔ کہ ہجرت کے نویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ رومیوں کی فوج مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھی ہو رہی ہے یہ سن کر آپ نے بھی تیاری کا حکم دیا۔ اور تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ مدینے سے کوچ کر دیا چونکہ یہ فوج بڑی تھی۔ تنگدستی اور بے سروسامانی کی حالت میں نکلی تھی۔ اٹھارہ آدمیوں کے حصے میں صرف ایک سواری آئی تھی۔ جنگل کے پتے کھا کر مجاہدین نے گذارہ کیا تھا۔ اس لئے اس جیش کا نام جیش العسرۃ مشہور ہوا۔ الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ۔ الآیۃ

حضرت ابوبکر نے اس دفاع کے لئے اپنا تمام مال و متاع پیش کر دیا تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا ما ابقیت لاھلک تو اس پیکر ایمان [illegible] نے جواب دیا ابقیت لھم اللہ [illegible]

[illegible]
فرزند و عیال و خانماں را [illegible]
دیوانہ کنی ہر دو جہانش [illegible]
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

تبوک نامی مقام پر پہنچے، تو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی دلیرانہ تیاریوں سے مرعوب ہو کر رومیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور فوجیں منتشر کی گئیں۔ آپ نے ایک ماہ قیام فرمایا اور پھر مدینہ واپس آ گئے اس دفاع میں بجز منافقین کے تمام مسلمان شریک ہوئے تھے صرف تین مسلمان نہ جا سکے۔ کعب بن مالک۔ ہلال بن امیہ۔ مرارہ بن ربیع کعب بن مالک سابقین انصار میں سے ہیں اور ان ۳ سے سابقین مخلصین سے ہیں جو عقبہ کی بیعت میں حاضر ہوئے تھے۔

ان کا شریک نہ ہونا کسی بری نیت سے نہ تھا سستی اور کاہلی کے باعث فوج کے ساتھ ملنے کا موقعہ نکل گیا۔ بایں ہمہ یہ مجاہد اللہ اور اس کے رسول کی نظروں میں اس درجہ اہم ہے کہ اتنی سستی اور کاہلی بھی سخت جرم قرار پائی۔ معذرت کیلئے حاضر ہوئے تو توبہ قبول نہ ہوئی۔ حکم ہوا کہ گھر میں بیٹھو۔ اور وحی کا انتظار کرو مسلمانوں کو حکم دیا گیا۔ کہ تمام تعلقات ان سے ترک کر دیں۔ پھر ان کی بیبیوں کو حکم ملا کہ وہ بھی الگ ہو جائیں۔ اور ان سے کوئی بھی واسطہ نہ رکھیں۔

غسان کے عیسائی بادشاہ نے یہ حال سنا تو بہت خوش ہوا۔ اور کعب کے نام اس مضمون کا خط لکھا۔ کہ تمہارے آقا نے تمہاری خدمتوں کا جو معاوضہ دیا ہے وہ دیکھ چکے ہو۔ اب میرے پاس چلے آؤ۔ دیکھو تمہاری یہاں کیسی عزت ہوتی ہے کعب بن مالک کو خط پہنچا۔ تو انہی کے سامنے آگ میں پھونک دیا۔ اور کہا جواب میں کہہ دینا۔ ہم نے جس آقا کی چوکھٹ پر سر رکھا ہے۔ اس کی گیر لیوں اور دلنوازیوں کا حال تمہیں کیا معلوم۔ اس کی بے التفاتیاں بھی دوسروں کی محبت سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ ان مومنین صادق کی آزمائش پورے پچاس دن تک رہی۔ بالآخر معاف ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور توبہ معاف ہوئی وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الآیۃ

میرے بھائی امین! فرض دفاع کی اہمیت۔ حملہ و ہجوم کی صورت میں ایسا ہی۔ ایک جماعت کے جہاد سے ادا ہو [illegible] کا [illegible] ہی سے [illegible] میں سستی کرنا اور [illegible] مسلمان [illegible] غیر مسلموں کی جماعت مسلمانوں کو [illegible] یا کسی مسلمانوں کے ملک یا حکومت [illegible] ہیں۔ یا ایسی صورت درپیش آئے [illegible] مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی عزت [illegible] ملک تباہ ہوئی چاہتی ہے تو اس وقت دفاع کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو جانا سب پر فرض ہے بچوں اور معذوروں کو چھوڑ کر باقی سب پر اس فرض کا اطلاق [illegible] ہے۔ ماں، باپ، بہن، بیوی، بچے رشتے ناطے اپنی اپنی جگہ سب کے حق ہیں۔ لیکن خدا اور اس کی سچائی کا حق سب سے بڑا حق ہے۔ قل ان کان اباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ ط واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔

یعنی اگر والدین تمہارے اولادیں بھائی۔ بہن، بیویاں۔ تمہارے خاندان کے تمام رشتے اور یہ مال و متاع جو تم نے کمایا ہے۔ اور یہ کاروبار تجارت جس کا مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو۔ یہ تمہارے رہنے کے محل جن میں تمہارا دل لگا ہوا ہے اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں اور تمہارے پاؤں ان زنجیروں سے بندھ گئے ہیں۔ کہ اللہ کی پکار بھی اب نہیں اٹھ سکتی۔ تو جان لو کہ اللہ کا کام بھی تمہارا محتاج [illegible] انتظار کرو [illegible] دے دے۔ اللہ کا قانون ہے۔ وہ نافرمانوں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا کیا آپ کو اس امر کے تسلیم کرنے سے انکار ہے۔ کہ اس وقت جہاد دفاع "یعنی ذب عن قضیۃ" ہے اگر نہیں تو پھر فرضیت فرض بھی معلوم۔ میرا فرض ہے کہ مجھ سے زیادہ آپ ان فرائض کو محسوس کرتے ہوں گے۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ جوش نیکی فرض میں شامل ہونے کے لئے کوئی ایسی راہ اختیار کریں جو دوسری راہوں کی بہ نسبت کم پسندیدہ ہو۔ [illegible] والد کو ملی کر بہ دلائل [illegible] کی کتاب کے حکم کی روشنی [illegible] اپنی اجازت پر راضی کر لیجئے [illegible] دوسرے بھائی سیدان میں کود [illegible] بے اختیار کود نا [illegible] صد ہزار ستائش سے [illegible] کی تسبیح گردانی اس [illegible] نہیں کرسکتی جو جہاد [illegible] میں ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد بغیر جہاد میں شریک ہوئے خدا نخواستہ فیری موت آ جائے۔ تو خوش ہے وہ ذات جو انتظار میں ہے۔ خوش وہ دن جو ان باتوں میں گذرے۔ خوش قسمت ہے وہ قوم جو اس انتظار میں گذ [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

خوش ہے وہ آدمی جو اس انتظار میں مر جائے مگر جب دوسرا راستہ ایک ہے یعنی امکان ہے کہ آپ کے والد آپ کی ملاقات اور سمجھانے اور اپنے مقاصد معصوم مقدس بتلانے پر خوشی سے آپ کو اجازت دیں۔ تو کیوں دوسرا راستہ اختیار کیا جائے۔ کاش آپ جیسے [illegible] آپ کو اس امر کی نسبت قرآن حکیم [illegible] اس وقت چالیس سے زیادہ آیتیں [illegible] حدیث کی [illegible] سے زیادہ۔ روایتیں جو اس وقت میرے سامنے کھلی پڑی ہیں دکھاتا۔ آپ کو امام احمد بن حنبل کے واقعات ضرور [illegible] وقت یاد ہوں گے کہ تازیانہ کی ہر ضرب کے ساتھ "قرآن غیر مخلوق اللہ" کی صدا [illegible] ہوتی تھی۔ اگرچہ شریعت نے ایسی [illegible] میں رخصت دی ہے کہ حفظ جان کی خاطر جابر و ظالم حاکم کا کہا مان لیا جائے مگر یہ شرعی رخصتیں اور رخصتیں تو ان کے لئے ہیں جو بچنا چاہیں سزائے عشق سے لیکن صاحب عزیمت و دعوت تو ایسی رخصت کو حکمت کی موت اور ایمان کی تباہی کے مترادف سمجھتا ہے اور وہ مجتہد وقت۔ اور خالق زمانہ ہوتا ہے وہ زمانہ کی مخلوق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ زمانہ اور وقت کو مجبور کرتا ہے۔ کہ اس کا ساتھ دیں۔ وہ فرشتوں کو اپنے ساتھ لیتا ہے زمین ناموافق ہو۔ تو آسمان کو اترنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر آدمی ساتھ نہیں دیتا تو فرشتوں کو کھینچ کر کہتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

میری مزخرفات سے اگر رنجش محسوس ہو۔ تو معاف کیا جاؤں۔ کبھی دیوانہ کی بکواس سننا بھی اچھا ہوتا ہے

بزحمت بلوچستان کا ایک بدنصیب

مسلمان عزیز

مکتوب ۶

قدرت یا بند دعا اصل میں دونوں ایک ہیں
مرگ سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

امین!

سب سے اول معافی چاہتا ہوں متعلق اس امر کے کہ اگر کچھ سہولت بے اختیار قلم سے ٹپک پڑیں کیونکہ اس وقت دل کی دھڑکن کی رفتار۔ اگر ۳۰۰ نہیں تو دو سو پچاس سے تو کسی صورت میں بھی کم نہیں اور ایسی حالت میں بے اختیارانہ پنہ اٹھایا اور آپ کو لکھنے بیٹھ گیا۔

مختصراً حج نہ جانے کے اسباب عرض کروں گا کہ بیمار ہوگیا۔ جگر کی سمپیدا گردے کی۔ ڈاکٹر بھی نہیں جان سکتا ہے۔ اور آج کل ڈھونڈی میں مقیم ہوں۔ بخار اس کو دوست نہیں کہا جا سکتا کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ اس سے بھی لاعلم ہوں۔

اچھا آپ اپنے دماغ سے کام لیں یا کسی مخلص دوست سے مشورہ کر کے لکھیں۔ کہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں کچھ نہیں سکتا۔ پڑھ بھی نہیں سکتا۔ قیامگاہ [illegible] دوست سمجھتے ہیں یہ حالت ہو جاتی ہے [illegible] جواں لگا اور سینہ دبانے [illegible] معالج [illegible]

اچھا ایک تو [illegible] خط [illegible] مذاق اڑانا۔ کیونکہ یہ خط ظریفانہ نہیں بلکہ بالکل صحیح کیفیات قلبی کا نامکمل [illegible] ہے اس لئے بجائے ہنسنے کے اگر ہو سکے رو دیں! تھوڑا ہی کیوں نہ سہی۔

مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میں کب تک یہاں ہوں۔ اور کب کہاں جاؤں گا۔ ارشاد و معالج تو یہ ہے کہ چند روز یہاں قیام ثانی "صحت کا باعث ہوگا" مگر سمجھتا ہوں کہ ضمیر تلون شعار کو کیا اگر عالم اضطراب کی حرکت مجھے دخدا نخواستہ [illegible] کھینچ لائے۔ آپ کے ایام امتحان کی تقریب میں وہ موجودگی محتمل تو نہیں ہوگی۔ اگر۔ اگر نہیں۔ جب کچھ عرصہ کے لئے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ اور تیار ہو کہ کشمیر کی سیر جموں سے پیدل تا کشمیر کریں ممکن ہے اس صورت میں اصلی حالت پر آسکوں۔ اور آپ علاوہ سیر کے "قید محبت" سے آزاد ہو جائیں۔ کیونکہ میری تیمارداری اگر آپ کا فرض نہیں تو سنت یا واجب تو ہے ہی! اچھا بھائی معاف کریں میرے جنوں کی کرشمہ زائیوں کو! ے

تھک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!

الراقم میں ہوں

اپنی شکست کی آواز عزیز

مکتوب ۷

بھائی امین!

نوشتہ ملا۔ شکریہ! آج میرے ہم بستر میں لیٹے ہوئے مزدور تحریک کی سوچ میں [illegible] رہے ہیں اور بستر کے دائیں جانب کارل مارکس کی [illegible] پڑی ہوئی ہے۔ آپ کے خیالات، آپ کی نگاہ حسن نگر کی دلیل ہیں ورنہ علاوہ اس کے کچھ نہیں کہ ایک مضطرب دل ہے اور بس! محبت پر مر مٹنے والا نثار ہونے والا جگر! مزدور [illegible] کے سامنے تن جانے والا دل شہنشاہ انگلشیہ سے بھی زیادہ مغرور۔ بس یہی ہے ہماری کائنات [illegible] آؤں گا۔ ضرور آؤں گا [illegible] یہ میں بھی نہیں جانتا۔ دل ایک [illegible] بہت

[illegible] کل کرد صاحب مجھ سے بہت ناراض [illegible] آزاد میں ایک طویل عرصہ [illegible] مضمون شائع کرنے کے علاوہ ایک نجی مکتوب بھی کل ان کا [illegible] ہوا ہے۔ جس میں اخبار [illegible] مضمون سے زیادہ برے ہیں۔ قصور یہ ہے کہ میں لوکل ملازمتی تحریک کی موجودہ صورت کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے ایک مختصر جواب دیا ہے جو ۱۸ کے آزاد میں شائع ہوا ہے۔ اور اس مسئلہ پر اور بولنے کا ارادہ نہیں۔ ۱۸ کے آزاد میں صفحہ اول پر "ماہ تمام" کے عنوان سے ایک نظم ہے ضرور مطالعہ کیجئے۔ اگر پسند آئے تو داد دیجئے۔

عزیز بلوچ

مکتوب ۸

امین بھائی!

آپ کے خطوط کی حلاوت نے شکر [illegible] کے دیکھنے اور سننے کی تمنا کے لئے باقی جگہ نہیں چھوڑی ے
اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ!

آپ کو معلوم ہے آج کل ایبٹ آباد میں ہوں۔ کل یہاں پہنچا ہوں۔ ٹیکسی سے اترتے ہی قلی کو کاندھوں پر سامان لدوایا اور مردہ بدست زندہ کی مثال قلی کے پیچھے پیچھے چل دیے۔ خوش قسمتی دیکھئے ہمیں وسط بازار میں ایک دیدہ زیب ہوٹل میں قلی کی رفتار مدھم ہوئی۔ بسیمی معاملہ فہمی کے بعد ہمیں ایک کمرہ نما میں مع سامان پہنچایا گیا۔ طوعاً و کرہاً خاموش رہنا پڑا۔ کہ مالک ہوٹل کو ضرور ہماری جنٹلمینی اور ہیٹ پوشی کا خیال ہوگا۔ اور تھوڑی دیر میں ہمارے لئے تمام مکمل انتظامات ہو جائیں گے۔ مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

ہوٹل کیا تھا۔ ایک مکمل قہوہ خانہ اور حقہ گھر۔ جدھر دیکھو۔ دھواں دھار ہرکی سے کوئٹہ جاتے ہوئے جب گاڑی کو دو انجن آگے اور پیچھے لگ جاتے ہیں، اور جو دھواں اٹھتا ہے۔ اس کی یاد تازہ ہوتی تھی مگر

قہر درویش بر جان درویش!

ہوٹل تو رہا درکنار! ہمارا کمرہ تھا ایک خاصا حقہ گھر بن گیا۔ کچھ تو طیش میں اور کچھ اپنی خفت مٹانے ڈاک خانے چلدیا بغرض حصول ڈاک۔

ڈاک خانہ ایبٹ آباد کو سوراج بھون [illegible] جانا ہوگا۔ ہر ایک کلرک سے لے کر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر [illegible] پوسٹ ماسٹر جنرل بنے ہوئے ہیں۔ [illegible] سوال کا جواب [illegible] وقت کا تعین۔ الغرض ہوتے ہوتے [illegible] بجے جواب ملا۔ کہ

بے رنگ اپنے رنگ میں مست

چل دئے۔ خراماں خراماں ہوٹل کو! واللہ اعلم بارہ بج گئے تھے۔ اس کے اثر سے یا کسی اور وجہ سے اب غل غپاڑہ کم تھا۔ تھکاوٹ اور طیش وغصے کے مشترکہ

Yousaf Aziz Magsi Chair

اثرات کے تحت سونے کے لئے بستر بچھایا۔ اور چل پڑے کسی اور جہاں کو۔ آنکھ کھلی اور اپنی تازہ خریدی ہوئی ۲۴ روپے کی ویسٹرن واچ پر نظر ڈالی۔ تو ایک بج رہا تھا۔ یعنی میرے کمرہ کے دروازہ سے تا اختتام برآمدہ ایک مستقل جماعت خراٹوں میں مصروف تھی۔ مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں کہتے ہیں کہ بے اختیار [illegible] یا پکارتی ہے یا مذہبی جذبات [illegible] آسمان کی طرف نظر جاتی ہے چونکہ قدرے مذہبی آدمی ہیں اس لئے موخر الذکر اصول پر عامل ہوئے تو آسمان اور میرے سر کے درمیان پہلے تو صرف گرہ نما کی چھت حائل تھی۔ مگر اب دھوئیں کی ایک اور چھت نظر آ رہی تھی۔ بلاتاشہ اٹھے اور چل دئے نیچے کی طرف مالک سمجھو یا مینجر سمجھو۔ موصوف کے گلوگیر لہجہ میں عرض پرداز ہوئے کہ بھلا آخر کس قصور کی سزا ہم کو دیجا رہی ہے۔ سیکڑوں میل کا سفر کر کے آئے تو بغرض صحت بنانے اور یہاں سے کہ ایک بیمار بنانے کے ہوٹل سے سابقہ پڑا۔ بجز اس [illegible] ہیں بتائیے کوئی اور ہوٹل بھی ہے۔ اس دیس میں امین صاحب سوچو کیا جواب ملا ہوگا۔ وہی جو ہونا چاہئے ناواقفیت سے بیچ ایک تیر ہی سے مالک سے غسل کرنے کے کمرے کے متعلق دریافت کیا تو جواب ملا کہ یہاں سے آدھ میل مسجد ہے وہاں ہی پانی میسر ہو سکتا ہے۔ یک نہ شد دو شد تولیا لیا چل پڑے مسجد کو غسل کیا وہاں نماز ادا کی اور تولیہ کے نیچے دبے کے سو دئے اور پرچھائیوں کے۔

عجیب و غریب خیالات کا توارد تھا۔

[illegible] بجے واپس لوٹے تو وہی حالت اور ہم۔ اب ہم نے تہیہ کر لیا تھا۔ کہ جو کچھ ہو جائے۔ آج کی رات گذر جائے۔ کل کوئی مکان کرائے کا لیں گے۔ اور سات آٹھ روپے والا کوئی ملازم نوکر روٹی پکانے اور پانی لانے کے لئے رکھیں گے۔ بس

دیکھا پسند رہ منٹ گرم خانہ میں تخیر اور پھر سیر کو چل دئے سینما جا گھسے۔ بلواسنگل کا کھیل تھا۔ ہاں پہلے یہ کھیل دیکھ چکا تھا۔ اس لئے باہر ہی واپس ہو گئے۔ اب شہر کے ارد گرد چکر لگانے شروع کئے!

بخدا امین سچ مانئے۔ کہ ایبٹ آباد اس مادی دنیا میں اپنی خوش موسمی اور مکینوں کی خوش رنگی کی وجہ سے مادی جنت ہے یہاں کے باشندوں کی صحت نہایت ہی اعلیٰ ہے آنکھ نے اگرچہ سیکڑوں شہرت یافتہ پیکروں کا جائزہ لیا مگر کوئی قابل ذکر غیر معمولی واقعہ سے سابقہ نہ پڑا۔ اس ایک دن میں ہی میں نے محسوس کیا۔ کہ یہاں کے باشندے حد درجہ ملنسار، مہمان نواز آدمی ہیں سوائے میرے کمرہ نما کے مالک کے [illegible] آخر ہوٹل پہنچے۔ تو وہی حالت ہمارا [illegible] اور [illegible] ایک جنت الحمقا واحمقوں کی جنت [illegible] قسم قسم کی بولیاں قسم قسم کے قہقہے۔ قسم قسم کے حقے اور بیڑیاں الغرض جنت الحمقا کی تمام خوبیاں بیک وقت موجود تھیں اور نہ دروں پر تھیں ہم نے وعدہ کر لیا تھا۔ کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ جب تک اس حالت میں ہیں۔ یعنی یہ ایک ہمارا ستیہ گرہ تھا۔ آنکھیں بند کر کے سو گئے مگر اس غل غپاڑہ میں نیند کہاں کوئی بارہ بجے کے قریب جنت الحمقا کے اراکین رخصت ہونے لگے اور تقریباً دو درجن انسان تھا ہماری چارپائی کے ارد گرد چارپائیوں پر لیٹ گئے۔ کوئی ایک دو بجے موسیقی کا زیر و بم آنا شروع ہوا تھا۔ ہمارے کمرہ نما میں کہ حتٰی کسی تکیہ سے بیان کروں تو صنم بھی [illegible] لطف تو یہ کہ یہ تمام موسیقی بغیر کسی ساز و سامان کے تھی۔ اور یہ آواز حلق سے نہ تھی جاگے ہوئے سنبھلے ہوئے آدمیوں سے نہ تھی بلکہ ناک سے سوئے ہوئے آدمی ترنم ریز تھے ماچس جلا کر گھڑی پر نظر ڈالی تو دو بجے کا عمل تھا۔ خیال آیا۔ کہ چارپائی اٹھا کر نیچے سڑک پر ڈال دوں۔ اس خیال سے اٹھا۔ اور بند دروازہ کو دھکیلا تو وہ بھی بند۔ ایں ہم نہ شد گھگر بستر پر گرے پھر کوئی علم نہ تھا۔ چھ بجے آنکھ کھلی تو ایک حضرت داڑھی نما ہمارے سر کی طرف ایک چارپائی پر حقہ پی رہے ہیں۔ ہم بھی لاحول کہتے ہوئے شریک ہو گئے اور پھر نیچے اترے شکر ہے کہ اب دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لاریوں کے اڈے پر آ گئے اور لگے تلاش کرنے کوئی اچھے ٹھکانے کی۔ معمولی جد و جہد کے بعد دو دوست مل گئے۔ اُن کو کوسنا شروع کیا۔ کہ آپ جیسے ولیے آدمی ہم معزز اور شریف آدمی ہیں ہمیں کوئی اچھا ہوٹل چاہئے معمولی کشمکش کے بعد ہم تینوں کی مشترکہ تلاش پر ایک سڑک پر ایک بورڈ نظر آیا۔ باچھیں کھل گئیں خوشی کے مارے اندر گئے۔ مینجر سے معاملات طے کئے جو تین روپے چوبیس گھنٹے کرایہ پر آخری اور نادر شاہی فیصلہ تھا۔ ہمارے نئے مینجر کا کمرہ کھلوایا۔ طبیعت شاد ہو گئی کہ اب ہم واپسی پر امین صاحب سے ایک ایسی کشتی لڑ سکنے کے قابل ہوں گے کہ اس کی ساری بوجیت دھری کی دھری رہ جائے گی۔

جلد جا کر سامان اٹھوایا۔ اور جنت الحمقا کے مینجر سے معمولی رسمی معذرت کی اور چل پڑے۔

مجھے یہاں اس ہوٹل میں آئے ہوئے اب کوئی ایک گھنٹہ [illegible] ہوا ہے اور آپ کو اپنی کہانی لکھنے بیٹھا ہوں۔

اچھا اب اصل معاملہ سنو! تم نے میری تار کا جواب تک نہیں دیا۔ جناب زود ہضم معدہ رکھتے ہو۔ ایسے سنسان مقام پر بھلا ایک ہفتہ سے زیادہ کیسے رہ سکتا ہوں۔ کیا تم اب بھی اپنی ضد پر قائم ہو؟

مانا کہ تم غیور ہو۔ خود دار ہو۔ امین میں بھی تو تیرا دوست ہوں اور جانتا ہوں۔

آپ کا محمد یوسف علی عزیز
ایبٹ آباد۔

مکتوب ۹

لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین!

اللہ اکبر

بھائی امین صاحب!

وعلیکم السلام! آپ کا عنایت نامہ ملا شکریہ آپ کے جذبات و احساسات کی جو ادنیٰ سی جھلک آپ کے مراسلہ میں تھی میری مسرت کے لئے وہ بس کرتی ہے۔

تحریک کے مستقبل اور حکومت کی سراسیمگی کے باعث برادران وطن کے نشہ وطنیت کی شکست کا خوف جسے آپ نے ظاہر فرمایا ہے اول تو نشہ کو نشہ وطنیت تعبیر کرنے میں اعتراض ہے۔

جان برادر! یہ نشہ وطنیت کا نہیں بلکہ وہ نشہ ہے جس کے پینے سے ہزاروں وطنی نشے کافور ہو سکتے ہیں اور وہ ہے نشۂ "حق و صداقت"

پس جب معاملہ ہے حق و صداقت کا تو اس کے انحطاط کا خوف اور مستقبل کا ڈر ہی کیوں؟ اگر یہ حقیقت ہے کہ آگ کا خاصہ ہے جلانا جس کے بجھانے کے لئے اگر مشرقیوں کا ڈھیر لگا دیا جائے اور اس بے انتہا فوج بھرتی کی جائے اور ہر ایک سپاہی کے ہاتھ میں رائفل اور شمشیر دے کر اس آگ پر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا جائے تو بھی وہ اس کے دسویں حصے کی خاصیت کی مٹانے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ تو اس سے زیادہ مسلّم اور مضبوط حقیقت یہ ہے۔ کہ حق و صداقت کا خاصہ ہے کہ جابر حکومت، کوئی شہنشاہیت معہ اپنے لاؤ لشکر [illegible] کے اس کو فنا کرنے [illegible] تو بھی جب تک وہ حق و صداقت ہے اپنا خاصہ نہیں بدل سکتی۔

پس یہ معاملہ ہے اللہ کا اور اس کی بخشی ہوئی طاقت کا۔ وہ خود اس سے نپٹ لیں گے ہمارا صرف فرض ہے دامن حق و صداقت کو مضبوطی سے تھامے رہنا مجھے اس کا احساس ہے کہ عارضی وقت کے لئے بار تضعیف ایمان کے ورثہ دار۔ بھائی! جن میں بعض سے گھبرا جانے کا اندیشہ ہے اور بعض کا

Yousaf Aziz Magsi Chair

قوت باطلہ کا ساتھ دینے کا خوف۔ تاہم نتیجہ تو کسی مجبور بندے کے ہاتھ میں نہیں۔ آخری فیصلہ تو وہی ہے جو اللہ کا کرتا ہے آپ یقین رکھئے ہمارے عقیدے میں نفرت اور غصہ ہرگز نہیں۔ ہمیں تو اپنے حق اللہ سے لڑنے والوں کے ساتھ بھی ہمدردی اور محبت ہے اور یہی دعا ہے کہ گم کردہ راہ جب برق ہدایت کی ایک ہی چمک سے راہ [illegible] سکتے ہیں تو قدوس حق نواز کو [illegible] [illegible]۔

[illegible] مسئلہ [illegible] کو اس کا جواب میری [illegible] سے باہر ہے [illegible] مجھے اس [illegible] شوق نہیں [illegible] اگر قادر [illegible] کو اس [illegible] آئے تو پھر ہمارے لئے [illegible] سوائے اس کے کہ اس [illegible] آج شام کو بھی روانہ ہونگا۔ [illegible] کے حالات وہاں سے عرض کروں گا۔ [illegible] فرمائیں کہ مجھ سے وہ کچھ سرزد نہ ہو جو حق کو ناپسند اور ان کی منشا کا نتیجہ ہو۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ کتب کے متعلق بلوچستان سے پتہ لگے گا۔

بندہ محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۱۰

بھائی امین!

وعلیکم السلام۔ مرسلہ اخبار اور نوازشنامہ ملا۔ شکریہ۔

آپ شاکی ہیں میری غفلت سے میں شاکی ہوں آپ کی بے لطفا عقول کا۔ بس معاملہ برابر کا ہے۔ بہرحال میں غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے معافی چاہتا ہوں۔ [illegible] آپ کی شرط کہ میری اس قسم کی غلطیوں سے درگذر کیا جائے آئندہ کے لئے بھی جبر سے حال کیا پوچھتے ہیں۔ ایک دور امتحان سے گذر رہا ہے اور اللہ پاک سے ہی ہدایات کا طالب ہوں۔

دو ہفتہ انتظار کریں یا خود آؤنگا یا مفصل اطلاع دوں گا۔ فقط سب کو سلام ایک بات خاص یہ ہے کہ دائٹ پیپر

بلوچستانیوں اور بلوچوں کی خاموشی سخت بد نتائج کی حامل ہے۔ خدارا کرنل صاحب کی اور پھر ہفتہ وار اخبارات میں اس کے خلاف لکھیں۔

آپ کا عزیز

مکتوب ۱۱

امین بھائی!

کاش کہ آج کل میری حالت سے آپ واقف ہوتے۔ آپ کے دو تین خطوط متواتر موصول ہوئے مگر یہاں ۔۔۔۔

آپ کی فلسفیانہ طبیعت نا واقف تو خود ہوگئی ہوگی، اچھا ملنے پر سنائیں گے۔ حیران ہوں کہ کیا لکھوں کچھ نہیں آتا۔

ایک غریب الوطن عشق ہزاروں کے [illegible] میں تن تنہا بیٹھا ہوا ہے اور واللہ [illegible] [illegible] رکھے ہوئے۔

[illegible] بھائی [illegible] ملحوظ رہے کر دیا۔ [illegible] کی [illegible] مثالی ہے۔ میں اور ہم مشاہد ہوں تو [illegible] شغل مگر یہ کہ نصب العین [illegible] ایک جشن مناؤ۔ کہ یہی تن ہے ہر اسلامی زندگی کا۔

من شیر نو جوانم وصید انم آرزوست
در دشت کربلا کیے جولانم آرزوست

اور مگر ایسا رہو سے
یوں اٹھا برسی ہوئی آنکھیں کہ دنیا کانپ اٹھے!

عزیز مگسی بلوچ

مکتوب ۱۲

برادرم امین!

وعلیکم السلام! واللہ کہ آپ کے خطوط ایسے چٹکے دار اور طنز آمیز ہوتے ہیں کہ جن کی تعریف کے لئے جی چاہتا ہے کہ ملا رموزی کو بلالوں۔ اچھا جب تک وہ آئیں میرا شکریہ قبول کیجئے۔ آپ آزاد ہیں سوچ سکتے ہیں اور اچھا لکھتے ہیں۔ یہاں یہ حالت ہے کہ

پراگندہ رو ۔۔۔۔ پراگندہ دل

ایسی حالت میں جبکہ دل کی حرکت ۷۰ فی منٹ کی بجائے ۱۳۰ فی منٹ ہو، تو کیا خاک لکھا جا سکتا ہے سکھر سے آپ کو تار

دیا تھا، عزیز آباد کے پتہ پر کہ مجھے وہاں ملیں مگر جواب ندارد۔ بہرحال ۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کی شام کو سات بجے جیکب آباد آیا۔ ملی اطلاع معلوم ہوا کہ رات آپ تشریف لے گئے ہیں خیر اب دعا فرمائیں کہ ملیگڑھ میں مل سکوں ہز ہائی نس سے اس وقت تک دو ملاقاتیں ہو چکی ہیں جن میں سب کچھ ہی مگر بدقسمت بلوچستان کے بدقسمت سرداروں کی بد تمائی اور آقایان سفید فام کی مسلط پالیسی نے انہیں قدرے کمزور کر رکھا ہے۔ اور معاملات کی باگ ڈور [illegible] کے ہاتھ رہ گئی ہے اب خدا ہی نہر دکھاؤں اور گمشدوں کو [illegible]

اچھا بھائی صاحب! اب رخصت اطمینان قلب نہیں ورنہ افسانہ درد واجر ہے غم کو چھیڑ کر تجھے بھی صورت آئینہ حیران کر کے چھوڑ دیتا۔ اور اس میں اپنا چہرہ دیکھتا۔

محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۱۳

میرے فلسفی اور محبت پرست بھائی

وہ چلا گیا اور ہم بھی چلے گئے اپنی دنیائے تخیل میں۔ کوئی پھر ساون چڑھے اور عزم کے اور بھائی عظیم تفتیش ہرم کی طرح وابستہ ہونا [illegible] [illegible] خزون "حسب قرار داد وغیرہ" [illegible] آپ کا پوچھا [illegible] نے عرض کر دیا کہ وہ [illegible] [illegible] اور دل میں کہا کہ وہ تو یہاں ہیں میرے دل پاک [illegible] آپ کا ان سے مرض نہ ہونا ان کے لئے باعث استعجاب تھا۔ ماڈل ٹاؤن کے [illegible] بار بار اپنے مخصوص انداز میں پان کی [illegible] چباتے ہوئے سخن سنج ہوتے تھے کہ آپ کا سکوت کیا معنی رکھتا ہے۔ اور یہاں مکمل ہی سکوت تھا۔ کیونکہ آپ تو میرے واقف طبیعت ہیں کہ میں خاموشی پسند واقع ہوا ہوں اور بالخصوص پیدل چلتے وقت یا موٹر یا یکہ میں سفر کرتے وقت اپنی زندگی کی ٹریجڈی پروگرام میں محو ہو جایا کرتا ہوں آج میرے سکوت کے اندر یہ تخیل کار فرما تھا۔ دیکھتا ہوں ایک نہایت ہی وسیع اور دیدہ زیب باغ ہے۔ اس میں میلہ لگا ہوا ہے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر الساؤن

کا جھنڈا اپنے اپنے مذاق کے مطابق طرب انگیزیوں میں مصروف ہیں۔ اور یہ سلسلہ لگاتار سیل تک چلا گیا ہے۔ میں بالکل اکیلا ہوں تنہائی سے نہیں گھبراتا مگر چاہتا ہوں کہ ہر ایک جتھے میں بیک وقت میری شمولیت ہو۔ اسی جذبہ کے زیر اثر کسی تماشا کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے عظیم بھائی کو کہا کہ کیوں یہ سب جتھے ایک اکٹھے نہیں ہوتے یا میں کیوں ایسا پھیل نہیں جاتا۔ انہوں نے دوڑائے انہوں کے لفظ نے [illegible] کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ خدا انہیں خوش رکھے۔ کہا کہ آپ باغ کے کسی بلند تر درخت پر چڑھ جائیں۔ تمام تماشے بلندی سے دیکھا کریں۔ اور ایک بیت کہا

منکر ایک بلندی پر ہم اور بنا سکتے
عرش سے پرے ہوتا کاش کہ مکاں اپنا

بات نہایت معقول تھی۔ ہم خاموش ہوگئے۔ یہاں آکر آپ کو خط لکھنے بیٹھ گئے۔ اب ہم سوچیں گے کہ کیا بنایا جا سکتا ہے ایک منکر بلندی پر ان عرش سے بھی بلند تر۔ کیا تمہیں وہاں کسی کمرہ کی ضرورت تو نہیں پڑے گی؟ اگر ایسا ہو تو جب ہی کے لئے لکھیں ورنہ

سب رائیگو پائیڈ)
ہو جائیں گے۔

لفٹ۔ دینا سچ لکھو سچ لکھو کہ ہمیں یاد کرتے ہو۔ کسی کے سر کی قسم جو جھوٹ لکھا

میں ہوں اپنی کائنات کا خالق

عزیز

مکتوب ۱۴

بھائی امین!

آپ [illegible] دو [illegible] [illegible] کے لئے شکریہ!

میں چند [illegible] [illegible] نواب محمد جمال خان ایم ایل جیسی نئی [illegible] ڈیرہ غازیخان کے دیگر بلوچ سردار یہاں آئے ہوئے ہیں اور کانفرنس میں اپنی ہر ایک ہمدردی دکھانے کا اظہار کر رہے ہیں۔

گمسی دن کے متعلق آپ کے تاثرات واقعی قابل مسرت ہیں! میرے

Yousaf Aziz Magsi Chair

بھائی! آپ یقین رکھیں۔ کہ میں اس
پردہ میں سرداری کا خواہاں نہیں لیکن آپ
کے دوست نواب زادے کے گھر یہ عرض و...
چاہتا ہوں کہ ان کی تکالیف ... ہوں۔ اس
سے مطلب صرف یہ تھا۔ کہ گورنمنٹ ریاست
اپنے اقدامات سے باز آ جائے۔ جس طرح
کہ کل اطلاع ملی ہے کہ ایک ای۔ اے سی
... کی طرف بھی گیا ہے اور ایک
... اب بتلائیے کہ کیا کروں۔ اگر
... زادہ بھی
... ہر حال ... اور اس
کانفرنس کا ... بعد میں کوئی اور
میں بلوچیت اور اسلام ... ہاتھ
دو اگر صرف بیان کردوں تو تمام بلوچ مجھے کافر
کہنے لگیں اور آپ میرے ان جذبات سے
قدرے آگاہ ہیں۔ اول اسلام، بیچ میں اسلام
آخر میں اسلام۔ اس کے بعد بلوچیت یا قومیت
وغیرہ کے تخیل سے بلکل دور نہیں۔ میں ایک
بے یار و مددگار فرد ہوں اور تقریباً اقتدار پرست
بلوچوں کا اقتدار بھی کھو چکا ہوں مگر پرواہ نہیں
اور انشاء اللہ انما الاعمال بالنیات کا ...
سمجھتا ہے تو ایک دن آئیگا جب بلوچوں کو مظلوم
لڑکیوں کے حقوق دینے ہوں گے جو اسلام نے
ان کو عطا کئے ہیں اور مظلوم قوم کا ایک ایک
فرد ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیگا۔ آمین!
اس وقت ہم ہندوؤں کو طعنہ دیتے ہیں
کہ ان میں اچھوت پن ہے ذرا غور کریں کیا
ہمارے بلوچوں میں اچھوت پن نہیں۔ ایک ...
اپنے سردار کے ساتھ ... چارپائی پر بیٹھ
سکتا ہے؟ کھانا کھا سکتا ہے؟؟ کہاں
ہے آپ کی عقل؟ ع
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
یہ سب داغ مٹ جائیں گے لیکن ایک
مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کمربستہ ہو جائے
گالیوں کی پرواہ نہ کرے طعنوں اور ملامتوں
کو مدح سمجھے، قید و مصیبت کو شاندار میزبانی
تصور کرے۔ آپ غفارہ ۵ ارد ... کو عزم
کر کے چھوڑ دیں ورنہ گنہگار ہوں گے خدا
کے اس کے پیارے رسول کے اور ان کے
سچے نام لیواؤں کے۔ کیا آپ مجھے تنہا چھوڑ دیں گے
یا چھوڑ دیں گرا... نہیں چھوڑیگا جب تک

ہیں اس اعتقاد پر ہوں کہ اس کی بادشاہت
ہو جائے صرف بلوچستان پر یا ہندوستان پر
نہیں بلکہ زمین کے چپہ چپہ پر
بول اسلام کی جے اللہ اکبر
آپ کا عزیز

مکتوب ۱۵

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون
ان كنتم مؤمنين اللہ اکبر

دی شیخ با چراغ ہمی گشت گرد شہر
کز دام و دد ملولم و انسانم آرزوست
زین ہمرہان سست عناصر دلم گرفت
شیر خدا و رستم دستانم آرزوست
... آرزوست
... آرزوست!

بھائی امین!
... ارادہ ہے کہ ایک ...
... رکھوں۔
جس کا مقصد ...
دعوت اتحاد ہو۔ کیا آپ ...
سے لیے ... سکتے ہیں اگر ...
بڑھ کر یہ کہوں کہ اس ... اور ...
مگر حقیقتاً آسان تر راہ ہیں آپ میرے رفیق بن
سکتے ہیں تو کیا اس کا جواب میری امید دل
کی شکست میں نہیں ہوگا۔ شمیم نسباً خاندانی
ہیں اور جائداد کے مالک ہیں اور اس راہ میں
پڑ کر والد صاحب کی خفگی کے علاوہ اور بھی ہر طرح
کے خسارہ ہی میں رہیں گے مگر بھائی جان کبھی
دیکھا بھی ہے اپنے خالق کا یہ حکم کہ
انما اموالکم و اولادکم فتنۃ۔ اگر
ایسا مال اور ایسی اولاد اور کوئی ایسی محبوب چیز
جو راہ خدا میں مانع ہو اور راہ حق پر چلنے
سے مال و اولاد کے تلف ہو جانے کا خطرہ
رکاوٹ تو یقیناً یہ تمہارے لئے ایک فتنہ ہیں
اگر ذرا بامعان نظر دیکھیں تو ہمارا ایمان کچھ بھی نہیں
باپ سے تعلق نہیں ماں سے واسطہ نہیں بچے
سے غرض نہیں مال و جائداد ہی ایک خداد
آدمیت سے کم نہیں (انا لله وانا اليه راجعون)
بس جی اللہ کے لئے مر اللہ کے لئے زندہ
سب کچھ اللہ کے لئے پھر اگر یہ عقیدہ رکھتے
ہوئے ہم عمل سے ہچکچائیں۔ تو کیا ہماری

حالت اس فوجی فرد یا جرنیل کے مطابق نہ
ہوگی جو اپنی "اپنی پناہ کہوں" میں گھس اوڑھے
جارج پنجم جارج پنجم کی رٹ لگائے رکھیں
اور جرنیل کی طرف سے دعوت سرفروشی کے
وقت ہزاروں حیلہ اور بہانہ بنا کر جنگ سے
جی چرائیں کیا ایسا سپاہی اپنے جرنیل
کی نظروں میں مستحق عزت ہو سکتا ہے؟
خیر بہر حال میں اپنی رائے کے متعلق
مشورہ کا خواستمند ہوں ... صاحب کے
سامنے پیش ہوا تو بعد معائنہ نبض ارشاد
ہوا۔ کہ اوہو! آپ اس کو معمولی بات
سمجھتے ہیں حرارت جگر نے انتہائی درجہ تک
پہنچ چکی ہے ... اور مقوی جگر شربت
آپ کو بنا کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ
کسی ٹھنڈے مقام پر بھی قیام کریں
کیا آپ شراب استعمال کرتے ہیں؟ نعوذ باللہ
اس بیچارہ کو کیا علم کہ یہاں تو
یہ قصہ ہے کہ ع
مشعل بنا کے آتش داغ جگر کو میں
راتوں کو ڈھونڈتا ہوں تیری رہگذر کو میں
اچھا حافظ!
محمد یوسف علی عزیز بلوچ۔

مکتوب ۱۶

عزیزی ...
مسلمان ...
میرے روحانی ...
السلام علیکم تقریباً ... سے
مجھے اس امر سے روحانی اذیت محسوس
ہو رہی تھی۔ کہ کیوں کاغذات پر میرے کھوٹے
میرے نام کے آگے "نوابزادہ" کا ناجائز
بدنما دھبہ لگا ہوا ہے اگر میں خود نوابی
نوکری کر اپنے باپ کی نوابی سے اپنے آپ
کو مشہور کروں۔ الغرض آج صبح صبح اٹھتے
ہی کسی بورڈ نویس کو دکان سے گھسیٹ کر
لایا اور کہا کہ جلدی اس نوابزادہ کے
منحوس دھبہ سے مجھے دھو ڈالو۔ نیز کمبخت
سب کو ختم کروا کر صرف اپنا اصلی نام لکھوا دیا
اور مگسی کا لفظ بھی کھدوا ڈالا عزت بلوچ لکھوایا
مجھے تو سچ اگر پوچھیں مسلمان اور بلوچ
بس یہ دو لفظ ہی پیارے لگتے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر "انسان" مگر اس کے
سمجھنے کی تمیز ہے کہاں آج کل کے ...
زادوں کو جن کی عادات ہی "بونہ" ... سے
متی جیسی ہیں۔ باقی رہے کاغذات تقریباً
چار سو کے قریب بچے ہوئے کادم موجود ہیں
انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر بھیج دونگا۔
یا کہیں تو آپ کو بھیج دوں اور دہلی میں اور
ایک دو پیڈ چھپوا دوں گا۔ اچھا ہم ...
خزدار ... وہاں ... ہیں میں ... بھی آؤں گا۔
اگرچہ گرمی کی برداشت مشکل نظر آتی ہے
خاص کر اس حالت میں جبکہ سرد مقام
سے اچانک گرم میں داخل ہونا پڑے
مگر پرواہ نہیں ایمان موجود ہے جس کی
موجودگی میں یہ خطرہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔
کہ جنازہ اور کفن ... پرواہ پڑے۔
خادم ملت آپ کا عزیز

مکتوب ۱۷

بھائی امین!
کراچی پہنچنے پر دو دن اچھا رہا۔
اور خوب کام کیا۔ یہاں کے تمام سربرآوردہ
کارکن ہمارے معاملات بلوچستان میں دلچسپی
لے رہے ہیں ایک دو مختصر میٹنگیں بھی ہوئیں
اس کے بعد میں پھر صاحب فراش ہوگیا۔
انجکشن کے باعث چوبیس گھنٹے سخت
بخار رہا۔
ڈاکٹر کامل ۹۰ دن مجھے زیر علاج
رکھنا چاہتا ہے اور ۳۰ انجکشن کا کورس
... تجویز کر چکا ہے۔ تاکہ جڑ سے
بیماری ... ہو جائے۔ مگر ... ہوں۔ لیٹے لیٹے
... اگر مر گئے تو معراج
زندگی اگر زندہ ... کام کریں گے۔
بہر حال ہم کسی ... خسارہ ... میں
خسارہ کی صرف ایک ...
اور نہ کام کریں۔ یعنی ...
یار میں بیٹھے۔ ہیں۔
یہ صورت بالکل غیرت ... اور
ناقابل برداشت ہے بہر حال بحوالہ انسان
بنتا رہنا فطرت کے سامنے بے بسی۔ ان دو چار
ماہ میں بہت کام کرنے کا ارادہ تھا اور
وہ بھی صرف تقریریں اور باتیں بنانا

Yousaf Aziz Magsi Chair

نہیں مگر قدرت کو اس قدر جلد تبدیلی شاید منظور نہیں۔ دعا کریں ان حالات میں جیت کر۔۔۔
۔۔۔ آپ کا محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۱۸

بھائی امین!

"البلوچ" میں اس ڈیرہ کے متعلق آپ کے خیالات کا شکریہ میرے موجودہ حالات پر بھی آپ خود لفظ زاب زادگی [illegible] سمجھیں گے۔ میں نے اس چیز کو [illegible] سے جو [illegible] ہے جو کسی سرکار یا گورنمنٹ کے چھپے نہیں [illegible] سمت بعد ہوگی۔ ہوں [illegible] نہیں سکتا۔ علاج و سیع پیمانے سے شروع ہے۔ مذاق زندگی میں اگر تبدیلی ہوگی [illegible] حافظ [illegible] آباد میں بلوچ کا [illegible] ملاقات ہوگی یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ نہایت مشکل سے چارپائی پر بیٹھ آسمان کی طرف کئے ہوئے قلم چلا رہا ہوں یا وجود اس کے ایک گھنٹہ قومی معاملات کے کاغذات پر بھی دستخط کرنے کے لئے دیتا ہوں دماغ کی خشکی سے رات کی نیند بالکل ختم ہوگئی ہے

اچھا اب! حافظ والسلام

محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۱۹

(یہ مکتوب انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے)

پیارے امین!

آج آپ کی جانب سے خط ملا جس پر نہ کوئی تاریخ تھی نہ مقام! میرے خیال میں آپ نے اپنے سفر کا سلسلہ منقطع کیا ہوگا۔ میں نے کل ہی آپ کو خط لکھا ہے کل یا پرسوں میں لاہور یا ملتان کی جانب روانہ ہوجاؤں گا۔ میں آپ کے خط کے جواب کا انتظار [illegible] کی معرفت وہاں کروں گا۔ میں اپنے متعلق اور کیا لکھوں اور کیا امید کروں ؎

تو لے کبوتر بام حرم چہ مے دانی
تپیدن دل مرغان رشتہ بر پا را!

برائے نوازش انگریزی انگریزی میں کوئی غلطی ہو تو ہنسیں نہ! آپ کے والد کا کیا حال ہے کیا ان کی جانب سے کوئی خط آیا ہے وہ کب کراچی آئیں گے اور آپ کب کراچی پہنچیں گے۔ بچہ کی جانب سے کوئی خط؟ جب آپ اس کو خط لکھیں تو میرے ان کو سلام لکھیں اور تاج محمد خان کو بھی السلام علیکم لکھیں اور کہیں ؎

کٹ کے گرجائیگی ایک قیدی زنداں ستم
مجھ کو احساس گراں باری زنجیر تو ہو!

مزید لکھیں کہ اسے کا مرثیہ!

تیر و سنان و خنجر و شمشیرم آرزوست
با من میا کہ مسلک شبیرم آرزوست
بلوچیم بشجاعت بلوچیم آرزوست
خنجر بہ باز نعرہ اسلام آرزوست (اقبال)

(آپ کا عزیز بلوچ)

مکتوب ۲۰

بھائی امین!

[illegible] ہوں والٹن آف آف کمشن کی [illegible] میں منشا قدرت [illegible] میرے اتفاقات میرے ایمان میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔ اور جب تک اسلام کی روح بیت موجود ہے ایسا ہونا ناممکن ہے آپ کے [illegible] شکریہ و شکایت سر و چشم۔ جماعت اگر اب حکم دے کہ واپس آجاؤ۔ سرداری ترک کرو۔ میں تیار ہوں۔ نہ منت کر کے لی ہے۔ نہ چھوڑتے وقت تکلیف محسوس ہوگی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ یہاں ایک ٹھوس عملی کام ہے جو کہ مستقبل کے لئے مفید ہے۔ اگر پسند خاطر نہیں تو کل استعفیٰ بھیجے دیتا ہوں یہ بس ہوگا۔

حکم کا منتظر۔ محمد یوسف علی عزیز

مکتوب ۲۱

بھائی امین!

آپ کے دو خطوط پے در پے ملے شکریہ۔ آپ کے خطوط کے لب و لہجہ سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ آپ نے مجھے خود سرداری سمجھ رکھا ہے اور سمجھ چکے ہیں کہ سرداری پر آکر میں نے اپنا تو پرانا نیت بھی کھو دیا ہے وقت بہترین منصف ہے۔

البتہ یہ اور مسئلہ ہے کہ اس وقت پوزیشن ایک عجیب حالات میں گھری ہوئی ہے اور بقول علمایان دین آپ نے علمایان دین کا نام سنا ہوگا کہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز تو بس یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کا دوست ایسی ایک جگہ پر جا کر پہنچا ہے آپکے ضروری معاملات میں استواب کرتا ہے جو خطوط کے ذریعے نہیں ہوسکتا۔ اور اگر آپ نے یہاں آکر مجھے مدد نہ دی تو اس میں یہ نہ کہئے گا کہ میرا فیصلہ غلط تھا۔ میں اب ایک فیصلہ کو فیصل کرنے کے گرداب میں غرق ہوں اور یہی چپ ہتا ہوں کہ سب خود ہی ذمہ داری پر کروں۔ ایک ہفتہ کی پہلے اطلاع پر آپ ضرور چھل آدیں موٹر آپ کو شہداد کوٹ پر تیار ملے گی۔

میر بلوچ خان کے معاملہ میں میری دلچسپیوں میں ذرہ بھر کی کمی واقع نہیں ہوئی مگر آپ جانتے ہیں کہ

آہ صدحیف شکست دل آں ساقی نماند
اب [illegible] کے ہوا کہ

[illegible] ضرورت ہے کہ [illegible] کام [illegible] اور بات ہو ورنہ اب وہ [illegible] یہاں [illegible] منصب کا بار ایک بوجھ [illegible] کے گھوڑے کو بھگائے [illegible] جولانی ہے اور ہم پا پیادہ بے [illegible] آپ ایک بلوچ خان کہتے ہیں میں [illegible] کر خدا ہماری موجودہ حکومت کو سلامت رکھے آپ کو سال دو کے اندر ہزاروں بلوچ خان ملیں گے۔ روتے چیختے چلاتے اور انگریزی حکومت کے گن گاتے

اچھا بھائی ضرور آؤ!

آپ کا عزیز بلوچ

مکتوب ۲۲

بھائی امین

خط ملا شکریہ۔ جام صاحب کے چارج لینے کے بعد بندہ بالکل فارغ زندگی بسر کر رہا ہے۔ سوائے ایک چھوٹے سے باغ میں کام کرنے اور درختوں کی دیکھ بھال کرنے کے تقریباً فارغ ہوں۔ کمی اسے محسوس کر رہے ہیں مگر میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں۔

جو کچھ ہوا ہے واقعات کی اپنی رفتار سے میں چھل کے گئے۔ یہ کچھ نہیں چاہتا تھا۔ جس طرح کہ ہو رہا ہے۔ بلکہ میرا ذاتی ستم ظریف بھی گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے۔ اور طرہ یہ کہ سب کو الاؤنس مل رہا ہے۔ مجھے اس سے بھی محروم رکھا گیا ہے غرض بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا علاج نہیں ہوسکتا۔ جام نور اللہ بذاتہ میرے مہربان ہیں۔ مگر پھر بھی ان کی موجودہ ذمہ داری بحیثیت گورنمنٹ افسر ہے جس کے برخلاف یوسف اس وقت تک لڑتا رہا مگر قوم کے حالات نے قدرے شکستہ دل بنا رکھا ہے جب یکم جون میں ہوں میرا مرکز وہی جامعہ کے پیچھے اور باغبانی ہے اب باہر جاؤں گا تو بھی خاموش دن گذارنے۔ مجھے ڈیرہ دو دن جانا ہے عزیز کے بچے (سیف اللہ) کو وہاں سکول میں داخل کرنا ہے محبوب نے بھی سرداری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

اب جھل کا کوئی سردار نہیں مالی سیاسی امور سب جام کے ہاتھ [illegible] اس وقت تک اچھا کامیاب [illegible] آگے کون جانے۔

بھائی میری کوتاہ باتوں کو نظر انداز کریں [illegible] محاسبہ اعمال سے انکار نہیں [illegible] ہے عمل ہے تو محاسبہ کون سے عمل کا کیا جائیگا بہتر ہو اگر مجھے صرف بے عمل یا ناکارہ لکھ کر چھوڑ دیا کریں۔ کیونکہ تقصیر کے لئے میرے پاس کچھ نہیں رہا۔

آپ کا یوسف!

مکتوب ۲۳

Yousaf Aziz Magsi Chair

بھائی امین

ہر دو خطوط ملے۔ کاش کہ میں سکتا میرے حالات کا اندازہ لگا کر احکام جاری کیا کرو۔ سرداری کے بار گران سے تو سبکدوش رہا۔ اب گذارہ بھی تو اکثر کرنا ہے۔ کاش کہ آپ کی مانند آزاد ہوتا۔ اگر میری اتنی دو ڈھائی ماہ کی لغزش و حرکت کا سراغ لگاؤ۔ تو خود اندازہ لگا سکو گے کہ کیسی سخت تر مصروفیت رہی کی۔ میں سے گذرتا ہے پر سوں رات ۲ بجے سویا۔ صبح ۹ بجے سے کر بارہ بجے تک کام کیا۔ اور ایک گھنٹہ کھانے کے لئے فارغ ہو کر پھر ۲ سے ۳ بجے شب تک کام کیا۔ یہ کام کسی نوعیت کا نہیں بلکہ یہ مختلف افراد سے ملنا باتیں کرنی ہیں۔ تخمیناً اس ماہ گھنٹے کی محنت کے باعث ۱۰۰ کام رد کر دیا گیا ہوں میرے حالات نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ شہرت چھوڑ کر ایک گمنام آدمی کی طرح کام کروں (تاچہ سے)۔ اگر کام کے بعد تفریح کا وقت ہے تو یہ نصیب اور یہ مسرت۔ میرا جی یقیناً آپ کے ملنے کو بہت چاہتا ہے۔ مگر انشاء اللہ جلد ملیں گے۔

سنو! مجھے اپریل کے آخر تک بہت کام کرنے ہیں۔ اپریل کے بعد ستمبر تک میں آزاد ہوں۔ درمیان میں جہاں کہئے جہاں حکم فرمائیے بندہ حاضر۔ خان قلات نے اپریل کے بعد ۲۰ دن قلات میں آ کر ان کے پاس رہنے کی دعوت دی ہے۔ کاش کہ آپ بھی چلتے ان کے پاس سیاسیات لڑانے تھوڑا ہی جائیں گے۔ یہ صرف ایک آزاد وقت تفریح میں گذارا جائیگا۔ میں نے خان کو بہت پسند کیا۔ وہ ایسا آدمی معلوم ہوتا ہے اور شریف بھی۔

مجھے آجکل کام ہے زیادہ مشغول رہتا ہے مگر یہ نہ سمجھ کر بالکل کام کا ہی ہو کر رہ گیا ہوں جب اطمینان ہوتا ہے کہ اب چند گھنٹے یا دن کام کرنے فارغ ہوں تو جی کھول کر کوتاہیوں ہنستا ہوں۔ الغرض اب زندگی ایک طرفہ معجون بن گئی ہے اسے کہتے ہیں فرض کی یا احساس ذمہ داری

حضرت لغت دیتی آپ کی تقلید کا ہر وقت ہر لمحہ خطرہ زیر احساس رہتا ہے مگر مرغان آتی راچہ غم۔ جب آشنا نہ رہی نہ رہا تو غم برق ۔۔۔۔۔

دیکھو امین! میں نے بہت کام کرنا ہے میری ذاتی ملکیت لا انتہا اس رواج پر محنت مجھے اسٹیٹ کے اخراجات کے عوض زیر بار ہے ہماری سند صد سردار گل محمد خان کے متصرف میں ہے انہیں آزاد کرانا ہے۔ نرخ کم ہو گئے ہیں معیار زندگی اپنی فطری سادگی سے بہت مع سازی کی فضولیات پر پہنچ گئے ایسی حالت میں عنقریب کام کرنے دو سو ایک ہفتہ کا وقت ... ہوں۔ ... تو اب دیکھ لو۔ ... یہ قانون اللہ دیگر الگی تو ... ہوا نہیں۔ گر جیل جانا پڑے اللہ پھر جیل کوئی مشرقی یا سعودی علاقہ ہے نہیں جہاں ہر وقت رمضان لگا ہوا ہو۔ مگر یاد رکھو اب اس موجودہ مخوسش اتفاقی اور عملی زندگی کو تخیلاتی زندگی سے بدلنا مشکل ہے۔ کم از کم بڑی مدت تک۔

بہت لکھ چکا ہوں اب مجھے چھوڑ دینا چاہئے دنیائے زندگی کی طرف نے ملایا تو لغگیر ہوتے ہوتے پھر مجھے مشرقی تو آپ کو مغرب کے سو علاوہ ہونا پڑے گا۔ ہائے وہ پرانی دنیائے شہرت اور ایام طفولیت مگر اب اس انقلاب کا کیا غم ہے سفینہ جب کہ کنارے پہ آلگا غالب خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہئے

آپ کا یوسف

مکتوب ۲۴

امین صاحب!

نوازش نامے حسب دستور ملے شکریہ! بھائی صاحب آپ کی ناراضگی بجا مگر خدا کے بندے آپ نے کبھی اس کی پریشانیوں کا اندازہ بھی تو لگایا ہوتا۔ اور کسی پر اعتماد بھی تو کیا ہوتا۔ کیا آپ نہیں سمجھتے تھے کہ مجھے سرداری مجبوراً قبول کرنے کی کس قدر تمنا تھی اور بحوس عمل، خدمت کے اس موقعہ کو پھر حاصل کرنے کے لئے مضطرب تھا۔ باایں ہمہ حالات و واقعات اور حکومت کے ارباب اقتدار کے انداز و اطوار کو جانچکر اس کے مطابق کوشش بروئے کار لانا یہ سب چیزیں ایسی تھیں جو اس جذبہ کے حاصل کرنے کی محنت میں نظر انداز کی جاتیں۔ وہی بات ہوتی۔ ع
بات بھی کھوئی التجا کر کے!

میری عادت ہے جب ایک کام کا حصول ناممکنات میں سے ہو جائے تو اسے بجائے اس کے کہ شکست خوردہ اور ناکامی کے ... کر لیتیں کھا کر ضائع کیا جائے۔ کیوں نہ خود اس سے دستبردار ہو جایا جائے۔ مجھے معلوم تھا اور وقت ... اس سفر میں جو ہز ہائی نس خان قلات کے ساتھ ذاتی ملاقات کی جب ... اختیار کیا تھا معلوم ہوگیا کہ گورنمنٹ ... سرداری ... دینا نہیں چاہتی۔ میں نے بجائے اس کے کہ ایک معزول شدہ سردار کہلاتا اور گورنمنٹ کی خدمت میں التجا ... زاری کے بعد اس سے بھی مایوسی جواب پاتا۔ خود بیزاری کا اظہار کرنا شروع کیا

بس اتنی سی بات تھی خیر کئی باتیں ہیں جو لکھ نہیں سکتا

در اصل میں دنیا ہاں وہ دنیا جس میں چند ایام اچھے گذرے ہے کنارہ کش ہو چکا ہوں سرداری کا فیصلہ ہو چکا۔ محبوب سردار رہیگا۔ گورنمنٹ کا ایک افسر ہفتہ دو کے اندر بھیل جاکر سارا نظم اپنے ہاتھ میں لے گا۔ محبوب کو ایک معقول تنخواہ بھی عزت برائے نام سردار رہے گا۔ اب تیرا والا بیوسف کیا کرے۔ بہرحال مجھے مت چھیڑو! بھائی صاحب کیا اس وقت میں چھیڑے جانے کا مستحق ہوں ہے

پہلے آتی تھی حال دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی!

ایک طویل مستقبل سامنے ہے سب راہیں ختم اور بہت بے بخت کبھی تجارت کا سوچتا ہوں مگر تجربہ ندارد۔ اتنے پیسے باقی نہیں رہے کہ گھر بیٹھ کر کھاتا جاؤں۔ ملازمت کے لئے حسب تعلیم کی ضرورت۔ وہ میسر نہیں۔ اور پھر لڑکا ... تم! امین ہو نہ؟ کیا ہندوستان کے کسی گمنام گوشہ میں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہو؟

آپ کا یوسف

مکتوب ۲۵

ڈیئر امین!

سلام شوق! کل کوئٹہ سے روانہ ہو کر سبی پہنچا ہوں۔ آج پہلی گاڑی میں ارادہ ہے کہ روانہ ہو جاؤں آپ کے تقریباً ایک درجن خطوط نہیں بلکہ ایک مکمل خطوط کے کتب ہے کاش کہ میں ان کے جواب دینے کے اہل ہوتا ع
... سے فرصت اگر ملی تو چھاپ کا لکھا ... کا ارادہ ہے کہ کچھ لکھوں ... کے نقلوں میں آپ میرے ... دیکھنے کے متمنی ہیں ... خدارا اس طفرے سے باز آؤ۔ ... بلوچستان نرسنو۔ وہ قصہ بات ہی کیا ہیں جو کہ ادا کئے جائیں یا قید تحریر میں قلمبند کئے جاسکیں

خیر بہرحال آپ کے ... شکریہ ادا ... استدعائے عفو۔ ع

Yousaf Aziz Magsi Chair

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

آپ کا عزیز

مکتوب ۲۶

پیارے بھائی امین!

علیکم السلام

گو میں ... میں ستم ہائے روزگا.
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا۔ متعدد خطوط جن میں سے ہر ایک بجائے خود ... تھا۔ میں اسی حالت میں ... دنیا کی ... سے بالکل اکتا کر ... سے باہر ہونے کی نوبت پہنچ جاتی، موصول ہوتے رہے اور میں ان سے تسکین حاصل کرتا رہا۔

خوشامد نہیں اور نہ مجھے اس کی عادت۔ حقیقت ہے کہ آپ کے خط سے میں کوئی نہ کوئی سبق حاصل کرتا رہا ہوں اور گذشتہ ایام ... میں جو تباہ کن صحت کے بعد مرگ ... اس کی کوئی قریبی منزل تک پہنچا لائی ہے میری موجودہ صحت (زندگی) کے لقا میں آپ کے پچھلے وار خطوط کو بہت اہمیت حاصل ہے قسم ہے آپ کی کہ ہم بھی کبھی ملا رموزی کے استاد (سمجھی) ہم پایہ سمجھے جاتے تھے اور تین تین چار چار صفحات پر بلا وجہ ... بلا سوچ گلابی اُردو کا آسمانی لہجہ لکھتے تھے اور تھکتے تھے ہی نہیں۔

احباب کے جوابی خطوط اس پر گواہ ہیں کہ ہم ملا رموزی (بقیے میاں کی واللہ) بغیر ہوتے جاتے ہیں مگر کیا کیا جاوے اس غیر متوقع اور بے محل ایام شباب کی لب ... کو جو ہمارا اندیہ دریافت کے بغیر ... مجرم کی طرح گلے پڑ گئی ہے اور جیل بھیجے یا سر کو زیب دار کے بغیر بچانا چھوڑے گی ہم جیسے کو۔ ذوق آدمی بعد منشاء فطرت یا مصلحت کیا سمجھیں سوائے اس کے کہ مولانا اور سید ... کے خطابات نے ہمارے شباب اور اس لونا ... (تاثرات نہیں) کا خون کر دیا۔

امین بھائی! بخدا مجھ سے زیادہ آپ میں سید، یا مولانا بننے کی اہلیت ہے کہیے یہ سودا منظور ہے ہم شباب کا ایک گیت ننھا سا گیت جو آج کل ہمارے ورد زبان ہے سناتا ہوں ع

"یاد آیا ہے کہ میں لیڈر نہ تھا!"

آج مشکل فرصت نکال ہے وہ بھی اس طرح کہ خیمہ میں بیٹھا ہوا ہوں اور ہر لنش ... ۵۰۰ سو سے زائد کا مجمع ہمارے درشنوں کا مشتاق، تمنائے دیدار ہیں (ابا سیلی "ارمی" اس سندھی لفظ اس مقام پر ... سمجھتا ہوں) لے رہا ہے۔

اپنے قائم گنج والے دوست کی سستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ گویا اس وقت ... مشتاق میرا مجنوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور ... اپنے سلام کی اہمیت کو ... ظرافت ... میں کہ:

"... ... حسین ہونے کے ... صورت میں پیش کریں" کیا یہ سچ ہے ... آپ کے مجنوں صاحب (یعنی انہیں مجنوں ... کے لقب سے مخاطب کرتا ہوں گا) سلام لکھ دیں وہ (چاہے اس قدر بری ہی کیوں نہ ہو) حسین و جمیل بن جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو موجودہ اقتصادی بدحالی سے رستگاری کا ایک نیا اور زرین موقع ہے یعنی اشتہارات کے ذریعے مشتہر کر دیا جائے کہ حسین بننے کے متمنی لیڈیز اور سیڈاز بجائے کریم اور پوڈر وغیرہ پر ہزاروں روپے خرچ کرنے کے فی الفور ایک عدد سلام حضرت مسیح الملک چودھویں صدی کے مجنوں علامہ ... قائم گنجی سے بنرخ ... طلب فرما کر حسین بن جائیں"

اگر فی سلام ایک روپیہ بھی رکھ دیں تو فرانس اور امریکہ کی تمام دولت ایک سال میں داخل ہندوستان ہو سکتی ہے وہ کام (یعنی اقتصادی خوشحالی) جسے برسوں میں گاندھی جی اور مولانا شوکت علی اینڈ کو وغیرہ حاصل نہ کر سکے بآسانی طے ہو جائے گا۔ جب روپیہ ہاتھ آگیا تو اسلحہ خریدنا بھی سہل ہو جائیگا اور اس طرح علامہ اقبال کے خواب (ہندوستان میں اسلامی ریاست) کی تعبیر کا سہرا حضرت قائم گنجی کے سر پر ہوگا۔ اور مفت میں بے مشقت ضیغم اسلام بھی اور مجنونیت بھی اور مسیح الملک بھی۔ میں خود ان کو مفصل لکھتا مگر افسوس کہ کوئی حسین اپنے عاشق کی اس قدر جلد حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا۔ آپ انہیں لفظ مضمون یا اصل خط سے آگاہ کیجئے اور لکھ دیجئے کہ:-

"اے ناشناختہ چاہنے والے! یقین رکھ کہ حسن یوسف بے نیاز ہے تیرے سلام کو بطور سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے اور میرا حسن یہ ہے محبت ازع الانسان"

اچھا اب آپ اور قائم گنجی حضرت دونوں سنئے فرمائیں۔ امین بھائی! آپ سے ملنے کی کوشش مجبور کر رہی ہے کہ ... سنوں۔ اگرچہ اللہ پکڑنے ... بنیچ مارچ سال رواں کے ... حال ... کو ایڈریس پیش کیا گیا ... ہوں ... میں موجی ترانہ ... میں

"عزیز"

مکتوب ۲۷

حضرت امین!

۱۳ اپریل کو ملکہ ... سنجو ... بس اور کچھ نہیں لکھنا کہ تمام مواد اگر تحریروں میں ہی ختم ہوگیا تو باقی خاک ہوں گی۔

ہم نے آپ کو دعوت دی کہ کچھ عرصہ کیا جنگلوں میں، پہاڑوں میں سیر کرتے پھرتے اور اگر انسان نہیں سنتے یا بالکل انسان دنیا میں ہے ہی نہیں تو درختوں کو پہاڑوں کو ... ناسنائیں۔ اور ساتھ ہی ... بھی کرتے

"دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے"

پوری ہو۔ چہ خوش کہ بغیر خطرہ کے عبا ہووں میں داخل ہو جائیں گر آپ نے تو سندھ کا آخری دم چھلا لگا کر اس قدر مایوس کر دیا کہ جی چاہتا ہے کہ نہ تو ملیگڑھ آئیں اور بس آپ نے قطعاً الفط کر دیں۔

اچھا دیکھیں کہ ۱۲ تاریخ مئی کو کیا ارشاد ہوتا ہے امید تو کافی ہے۔

خدا حافظ۔ "عزیز"

مکتوب ۲۸

سندھی سنگتر ... امین بھائی!

تمہاری دلچسپیوں کا موقع ملا۔ واقعی تم تو اچھل ڈرامہ نشٹ بن جاؤ گے۔ اگر واقعات حق میں رہے تو۔

آپ کو پچھلے دنوں زمینداڑ کی چند کاپیاں بھیجی تھیں۔ جن سے میرا مقصد اشاعت تھا۔ تاکہ میری نالہ نشانی کے میرا مضمون نا سکے۔ روتا ہوں کہ اور دن کو رولوں اگر کسی بھائی نے اس اشاعت سے کچھ اور معنی سمجھے ہیں تو اس سے حضرت ... میں کوئی کیوں ... آتا ہے واقعی عجب سوال ہے۔ اچھا ہے کا ایک فرد میرا شاکی ہے کہ میں کوشش کیوں نہیں آتا؟ دیگر فرد ... ہے کہ میری آوارہ گردی سے ... میرا مقصد کیا ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ میں خود حیران ہوں ... نہ جائے ... میرا خیال ہے کہ میں اچھا ... اگر آپ ایسا نہیں سمجھتے تو ... جائیں۔

کیا آپ ... بتا کو ہے ہم نے اپنے ... عنوان میرا کوئی خط دیکھنا چاہتا ہیں ... میں اس سے گھبراتا نہیں۔ میں اس کا اگر ... جاؤں دشنام طراز خیر مقدم کرنے سے ... گھبرا ابھی نہیں

وقت آنے دے بتا دیں گے تجھے اے ...

ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے؟

تمہاری خودداری یا استغنا اب ...

Yousaf Aziz Magsi Chair

اور روکھی پھیکی بیگیت کا جامہ اختیار کر رہی ہے۔ اچھا بھائی آپ مت آئیں اور ہماری چپسی غلطی کو معاف فرمائیں۔

اگر یہی سیل ونہار ہے اور یہی حالت ہے تو کیا میں آپ کی تیاری اور انتظام پیپرز وغیرہ کی طرف سے مایوس نہ ہو جاؤں؟ ایک پیکٹ نت بجھ جس میں کچھ انگریزی اور اردو کا پیاں ہیں بغرض اشاعت بھیج رہا ہوں۔ آپ طبیعت ..... عزیز

مکتوب ۲۹

میرے منطقی [illegible] بلند ہمت دوست!

جہاں رہو۔ خوش رہو۔

ایک خط بھیجا اور ایک اب جب کہ میں سونامرگ سے دس دن کے سفر کے بعد یہاں بیمار ہو کر پہنچا ہوں۔ ملا۔ بیمار ہوں اور تکلیف میں ہوں۔ کیا لکھوں اور پھر تم کو۔ تمہارے خط کی ہر سطر، ہر لفظ ایک ایک نمک بر جراحت سے کم نہیں۔ مگر ع

ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست

آپ کا خیال ٹھیک ہے۔ مجھے اپنی خامیوں کا اعتراف ہے اپنی کافر ہونے کی تردید نا تحصیل فضول! اپنی بے سیمی اور اسی وجہ سے صنف اسلام سے اخراج کے الزام پر بھی سر الگندہ گی۔ دعا فرمائیں کہ میں آپ کے خیال کے مطابق بن جاؤں زاھد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلماں ہوں میں! اپنی کم مائیگی، احباب کی جانب سے شکست، اعتماد، ارباب اقتدار کے حبس و زندان کا خوف، حصول تعلیم کے لئے تلاش فرصت نے مجھے اس قدر خشک پہلو بنا دیا ہے کہ اب وہ بھی ہے

جن سے امید تھی ہم کو!

میرے قول و فعل، میرے ظاہر و باطن کو برعکس اور متضاد سمجھنے لگے ہیں۔ کاش .....

اس وقت ایک تکلیف بدنی نتیجہ شب کا غسل اور روحانی پراگندگی نے کچھ ایسا پراگندہ دل بنا رکھا ہے کہ بے سوچے جو جی چاہتا ہے لکھ رہا ہوں۔ آج رہنے

معاف سمجھا جاؤں اگرچہ آپ کے نقطۂ نگاہ کی رو سے کائنات ارضی میں اس بیچارہ مظلوم زاری کے بالمقابل میں ہی وہ ہستی ہوں جس کے لئے باب عفو دائماً بند ہو چکا ہوا ہے ہے

مخمور بادۂ عرق انفعال ہوں!

آج ہی اختر صاحب سے یہ گفتگو ہو رہی تھی جب وہ میری عیادت کو تشریف لائے کہ بایں حالت کوئٹہ پہنچوں اور جیل جسے کبھی ہم نے پرنس دبنا رکھا تھا۔ بہترین آسائش گاہ ثابت ہوگی علاج کیلئے۔ مگر ان کے اصرار نے کل تک کسی فیصلہ کرنے سے باز رکھا۔ اور کل وہ کرنیل ہوتے [illegible] متعلق مشورہ دیں گے کہ آیا میری [illegible] ہستی سے باگوں کی لستی کب تک [illegible] ممکن ہے اس سلسلہ میں اپریشن [illegible] اور ممکن ہے غلبہ جنون [illegible] حالت [illegible] سے نکل پڑوں [illegible] کا [illegible]

جوشش وحشت [illegible] کا ایک عبرت [illegible] کبھی انور کے لفت اب میں بھی [illegible] کے لب [illegible] میں مسلم جاہل (خود غرض) لکا۔ بنایا جا رہا ہے کبھی کیا۔ کبھی کیا اور واللہ میرے لئے یہ آپ کی تمام شاعری شبلیانہ بھول سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی آخر میں حیران ہوں کہ کیا کروں پہلے کی حالت کو چھوڑیئے۔ کمل ایک عشرہ کی غیر حاضری میں یہاں تقریباً تیس درجن خطوط جمع تھے۔ جن میں جناب کا الہامی صحیفہ ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ ۱۳ خطوط کے کاتب حضرات فرماتے ہیں۔ کہ بلوچستان نہ آؤ۔ جن میں قومی دردمند اور معزز ہستیاں بھی شامل ہیں اور بقیہ خطوط میں سے چند ایسے ہیں کہ میں صدر بلوچستان بنوں۔ اب میں کیا فیصلہ کروں۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ مجھے وہاں آنے سے خوف زندان مانع ہے تو سوائے اس کے کہ آپ کی تنگ نظری یا اپنی بدقسمتی کا ماتم کروں اور کیا کر سکتا ہوں اگر اقوال ہمارے ریاستی خرافاتی ہیغمر خواجہ نیرو زالدین ریویو منسٹر (جو خلیلی و بروزی

الہامات میں بابائے قادیان کے خلیفہ اول کی حیثیت رکھتے ہیں) کے آپ یہ سمجھیں کہ میں یہاں رنگ رلیاں منا رہا ہوں اور ع

جوانی کی راتیں امنگوں کے دن!

بسر کر رہا ہوں تو شہادت کے لئے سوائے اس کے کہ میں خالق ارض وسما کی طرف رجوع کروں جس نے میرے ہمام بے گناہ کے معصومیت کی شہادت بے زبان و ماہ کے بچے سے دلوائی تھی؛ اور کیا کر سکتا ہوں واللہ علیم بالعباد۔

اس وقت کی عداوت کو میں اپنی صفائی کے دماغ سوز استدلال سے زائل کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی مقصود تھا بلا سے میری جو مجھ کو بھلا سمجھے برا سمجھے!

بقول جناب عرب کے ایک نظاہر آدمی رہا زدان کو نتائت، کی زندگی اور استقلال ہمارے لئے ایک قابل تقلید مثال ہے۔ مگر کیا آپ نے فخر کائنات فداہ ابی وامی کا بار ناکے چہل سالہ سکوت اور غاروں میں تکمیل ایمان پر نظر نہیں ڈالی۔ میں کہتا ہوں کہ ایک انسان کو کسی کام [illegible] شروع کرنے سے پہلے اپنے آپ کو [illegible] کے اہل بنانا چاہئے ورنہ وہ [illegible] اور [illegible] کوشش یا تابستانیا کی [illegible] کا [illegible] کے بغیر [illegible] گر یہ فنہ [illegible] جہان کی [illegible] ع چوں [illegible] خود را [illegible] میں ایک جاہل علاقہ کا جاہل فرد ہوں سیاسیات سے نابلد ہوں اور آپ تک بقول ایک صحیح وارثی [illegible] ہوں نماز نہیں پڑھتا۔ اور ایک ایسا غلام ہوں جو اپنے آقا کی زبان نہیں سمجھتا۔ اس لئے قبل از تکمیل خود اس وادی پرخار میں کودنے سے ہچکچاتا ہوں۔ اور اور میرے غلط فہم وغلط بین ستدراں بھائیوں کا اصرار ہے کہ ..... اور میری جھجک پر مجھے سب کچھ [illegible] سمجھا اور گردانا جاتا ہے ان جذبات کے تحت پر سوں لگن میں ہی کہہ اٹھا کہ ہے

دھوکے میں پڑا دیکھ کے ظاہر مرا کم ہیں!
اے تنگ نظر دیکھ تو میرا نہاں اور!

یہ چند سات صفحات دیکھ کر آپ اندازہ لگائیں کہ کیا اس کا مریض بیمار ہو سکتا ہے یا کہہ یا جا سکتا ہے۔ میں منطقی نہیں اسلئے جواب بھی نہیں دے سکتا۔

ہاں کہتا ہوں اور لکھتا ہوں۔ کہ حقیقتاً بیمار ہوں نہ صرف بیمار ہوں بلکہ تکلیف میں بھی ہوں اور لکھنے بیٹھا ہوں کیونکر اور کیوں؟ اس کا اندازہ ساحل پر بیٹھا ہوا شخص نہیں لگا سکتا۔ اگر کوئی اعتبار نہیں کرتا تو مگر سے نہیں اور بھی لکھتا مگر ....

ایک ہفتہ کے اندر اندر میں اپنے لئے کوئی فیصلہ بنا لوں گا کہ آیا مجھے طعن وتشنیع اور قبل از وقت آسائش پر خلاف میری اپنی استطاعت سے زیادہ بوجھ اٹھانے کے لئے میدان میں کودنا چاہئے۔ یا اپنی اصلاح؟

مکران میں انجمن وطن کی کوئی منظور شدہ برانچ نہیں

خان عبدالصمد خان اچکزئی صدر انجمن وطن کا اعلان

میں کہ ایڈیٹر صاحب کمال ہند نے یکم جنوری کی اشاعت میں نوابزادہ میر حمید اللہ خان گچکی کی ملازمت کے سلسلے میں جس رائے کا اظہار خیال کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ [illegible] نواب زادہ صاحب مذکور کو انجمن وطن کی جانب سے منظور شدہ عہدیدار سمجھے ہیں حالانکہ [illegible] ایسا نہیں حقیقت یہ ہے کہ مکران میں انجمن وطن [illegible] مکرانی بھائیوں نے مجھے [illegible] کوشش کی لیکن میں اسے [illegible] دستور اساسی میں ایسی کوئی دفعہ [illegible] شاخ منظور کی جا سکتی میں نے مکرانی بھائیوں کو جواب دیا کہ وہ انجمن وطن کے ممبر بھرتی کریں اور پھر باضابطہ برانچ کھولنے کی اجازت چاہیں ان کی یہ درخواست انجمن وطن کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں پیش کی جائیگی۔

میں امید کرتا ہوں اور ایڈیٹر صاحب کمال ہند سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ انجمن وطن کی ابتک کی بیکسی سے بھی بری ہیں کہ وہ انجمن وطن کے سلسلے میں زیادہ تحقیق اور احتیاط سے کام لینگے

عبدالصمد صدر انجمن وطن

Yousaf Aziz Magsi Chair

بلوچوں کی بیداری اور سرمایہ داروں کی سراسیمگی!!

فیضی احسنت ازیں عشق کہ دوراں امروز!
گرم دارد ز تو ہنگامۂ رسوائی را!!

(از فخرِ بلوچستان نوابزادہ میر محمد یوسف علی خان مرحوم (عزیز) مگسی بلوچ)

چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی تھی۔ ظلمت میں رعد و برق کی ہیبت سے اہلِ وطن سہمے ہوئے اور بیتیوں ہی منہ چھپائے لرزہ براندام تھے۔ اگر ایک طرف باطل اپنے طاغوتی ساز و سامان سے افواجِ موت کا قہر لئے ہوئے میدانِ کارزار کو گرما رہا تھا۔ تو دوسری طرف سے مدعیانِ خدمتِ حق سیہ دل ابدی نجات اقرار باطل پرستی میں سمجھ رہے تھے۔ حتیٰ کہ وہ احساس مفقود بے عزتی کو عزت، بزدلی کو شجاعت بغاوت الٰہ کو اطاعت، رذالت کو شرافت سمجھا جاتا تھا۔ جو لوگوں پر اگر اللہ کا نام تھا تو محض اغراض و اباطیل ہی سمجھ رہ گئے تھے۔ بنیٔ سسٹم کے بنائے ہوئے رہنمایانِ قوم کے نزدیک اسلام اور قوم صرف ایک ذریعہ رہ گیا تھا اپنی عزت و جاہ کے حصول کا اور بس!

الغرض اس دورِ فتنہ و فساد میں کسی اللہ کے بندے کے لئے اس زمین خوش آئین میں رہنا ناممکن ہو گیا تھا۔ صحیح تر الفاظ میں یہ کہ جرمِ حیات ایک ناقابلِ عفو فساد تھا اور فسادِ حیات افتراق کے لئے وقت اور استبداد کے کار خنجر سے تراشے ہوئے تمام بت مکمل خود دلت رہے حسنِ فطرت روپوش، گرمیٔ عشق ماند اور خاموش لذتِ حسن سے آنکھیں محروم، عقلِ سلیم معدوم، باایں ہمہ اسبابِ یاس، قانونِ قدرت کے انقلاب پر اٹل اعتقاد رکھنے والے اس زوال میں کمال، اجر دین میں برکت موت میں حیات کی علامات کا دقیقہ مستور دیکھ رہے اور اس امید پر جیتے تھے کہ

بڑھا ہے جان گھٹ گھٹ کر جی ہیں موج سینہ کا
اسی انداز سے ہوگا عروج احیائے ملت کا!

قومی ادبار اور قومی زوال کا زمانہ بہن عنفوانِ شباب پر تھا کہ زمانہ نے پلٹا کھایا۔ صدیوں کی خفتہ اور مسحور قوم اس شبِ تار اور زمانہ "ملازمتہ البیوت" میں ایک ایسی خوابِ شکن انگڑائی لے کر [illegible] کی توقع کم از کم اس قدر [illegible] میں نہ تھی۔

[illegible] یا ہے کہ اغراض و ہوس اور [illegible] باطل پرستی کی سل کو توڑنے کے لئے ایک [illegible] کا [illegible] ایک ایک کڑی کو [illegible] کر دیتی ہے اور یا ایک زبردست اور باطل شکن ہاتھ بلند ہوتا ہے اور پوری قوت سے ایک ہی جھٹکے میں تمام کڑیوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اربابِ بینش اور اصحابِ بصائر پر واضح ہے کہ جہاں کے اوہام و رسومات کے پرستار بلوچوں کے خرمنِ باطل پرستی کو جلانے کے لئے کسی دیا سلائی یا تیلی کی ضرورت نہ پڑی بلکہ ایک غیبی بجلی تھی جو اٹھی، چمکی اور گری۔ خرمنِ اباطیل کو گردن موڑ کر دیکھتا ہوں تو اب خاک کا ایک ڈھیر معلوم ہو رہا ہے تاریخ زمانہ اور واقعاتِ اسلام اس پر شاہد ہیں کہ ہر ایسے دورِ بیداری اور ایامِ روشنی میں باطل انسانوں کے تین گروہ ہوتے ہیں۔ پہلا تو وہ جس کے متعلق فرقانِ عظیم میں ارشاد ہے:-

ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ

دوسرا وہ گروہ جس نے ہمیشہ جماعتِ خدامِ حق کو نشانہ استہزا بنایا ہے جن کے لئے ارشادِ ایزدی ہے۔

قالوا انؤمن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون

تیسرا وہ جس کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی کہ

واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون

یہ گروہ اُلو کی مانند اندھیرے ہی کو اپنا راج سمجھ کر خورشید کی چمک سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اس گروہ نے ہمیشہ باطل کا ساتھ دیا ہے لیکن ہے وہ پیروانِ حق کو گمراہ سمجھتے ہیں اور [illegible] مسلک و طریق کو عین حق [illegible] بعید نہیں کل ہونے والا ہے فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ [illegible] کہ بلوچ اور بلوچستان [illegible] پر اللہ کا نام [illegible] میدانِ عمل میں آئے ہیں۔ اور ایک ایسے عزمِ کامل اور یقینِ واثق کے ساتھ آئے ہیں جس کا اعتراف خود [illegible] باطلہ کو بھی ہے اگرچہ اس کا اعتراف و اظہار دبی زبان سے کیا جاتا ہے۔

نیشنلزم بلکہ اس سے بھی اعلیٰ و ارفع تخیل یعنی حقیقی اسلام ازم جس کی وسعت میں قومی وطنی نسلی لسانی معتقدات سے سب خواب پریشان ہو کر رہ جاتے ہیں اور جس کا معیار انسانیتِ کامل کا حصول اور نوعِ انسان میں اتحاد و یگانگت کی روح پھیلانا ہے! کی دلوں سے فراموشدہ یاد کو پھر دھرانے کے لئے ایک جماعتِ حق کا پیشوا ہونا اور اپنے ہم مذہب وطنی رہنمایانِ قوم کی مخالفت اور ملامت کی سنگ کی افزاء رنجش کے باوجود شرابِ عشق سے مست سوانح و مہالک سے بے نیاز اپنے مسلک پر ثابت اور صراطِ مستقیم پر چلا جانا اگر کوئی دلفریب حقیقت رکھتے ہیں۔ تو میں مستقبل کے لئے پرامید ہوں کہ انشاء اللہ یہ سہرا بلوچوں ہی کے سر پر ہوگا۔

عام بیداری کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے
اے مسلماں آج تو اس خواب کی تعبیر دیکھ!

ایک عام غلط فہمی!

بلوچوں اور بلوچستانیوں میں نہ صرف بلکہ سندھ و پنجاب میں بھی یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور میں کہوں گا کہ اس پروپیگنڈے کے اشاعت کی ذمہ داری زیادہ تر حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے کہ بدنصیب بلوچوں پر مسلط شدہ سردارانِ قوم آل انڈیا بلوچ کانفرنس میں شرکت نہیں کرتے۔ اور اس لئے اس کانفرنس کو قومی حمایت حاصل نہیں [illegible] صفائی میں کسی منطقی استدلال کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مجھے صرف اس قدر [illegible] کہ یقیناً اس پروپیگنڈے کی اہمیت [illegible] جاتی [illegible] آل انڈیا بلوچ سردار [illegible] کے انعقاد کا اعلان کرتے۔ جب [illegible] بلوچوں اور بلوچستانیوں کی عام کانفرنس تھی اور اس میں سردار و غریب کی تشکیل کی تمیز کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی گئی۔ اور جس میں ہمارے غریب و متوسط طبقہ کے غیور اور بیدار بلوچ نہایت والہانہ شوق و ذوق سے شرکت فرمائے

ریں تو سردار صاحبان کی عدم شرکت کو (بجو داللہ اعلم کن نتیج و رائج مصالح پر مبنی ہے) کیوں کانفرنس کی ناکامیابی کہا جا رہا ہے۔ جب کہ یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ یہ اور اس قسم کا [illegible] طبقہ اصلاحی / وطنی تحریکوں سے ہمیشہ کنارہ کش اور روپوش رہتا ہے اور صداقت کے [illegible] نام کو ہمیشہ غریبوں نے ہی بجائے رکھا ہے [illegible] کرانے سے تو حق لاحول [illegible] سے ان کی شرکت اور عدم شرکت کو [illegible] کامیابی اور ناکامیابی سمجھنا اپنی بدبختی و جہالت [illegible] ہی کہا گیا ہے؟

غریب اور سفید پوش بلوچ اور بلوچستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس قومی اجتماع کو حقیقی معنوں میں کامیاب کرنے کا عزم کر کے اٹھیں جس طرح وہ اس وقت تک اٹھ چکے ہیں اور معاندین حق کے اس غلط پروپیگنڈے سے قطعاً اثر پذیر نہ ہوں کہ اس کے نتائج گورنمنٹ کے ساتھ تصادم کی صورت میں نمودار ہوں گے ہمارے مقاصد بالکل [illegible] اور واضح ہیں اور گورنمنٹ کے ذمہ دار افسران کو متعدد بار اپنے مقاصد سے آگاہ کیا جا چکا ہے اور اس وقت تک انہیں ہمارے مقاصد سے بظاہر کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہو سکتا ہے جب کہ گورنمنٹ کی مخالفت کا کوئی سوال ابھی تک یہاں زیر بحث اور پیش نظر نہیں۔

یا ایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون ؎

چو موج خیز بیم جاودانہ [illegible] آویز
کرانہ [illegible] بے خبر کرانہ طلب است!

آپ کی عظمت رفتہ کا نوحہ خوان

محمد یوسف علی خان عزیز بلوچ

میرے سفر کا مکران نامہ!

میرے سفر کا مکران نامہ اتنا طویل ہو کر مجاہد اعظم نواب یوسف عزیز خان مگسی مرحوم کے [illegible] کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں [illegible] اس لئے [illegible] کے ساتھ [illegible] مکران نامہ کو [illegible] شائع کر دیا جائیگا (مرتب [illegible])

اجرائے اخبار سے نسیم صاحب کی غرض ذاتی عشرت ہے قومی خدمت نہیں!

نسیم صاحب کی اخباری زندگی کے چند غدارانہ واقعات!!

کامریڈ محمد امین کھوسہ کا یہ فقرہ اپنے میں کتنی معنوی حقیقت رکھتا ہے کہ لوگوں کے سوچنے کا جو معیار ہوا کرتا ہے لوگ اسی معیار پر سوچا کرتے ہیں اور جتنا کچھ انہیں [illegible] ہے وہ اتنا کچھ ہی سمجھ سکتے ہیں اپنے معیار سے ہٹ کر یا بلند ہو کر نہ وہ سوچ سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں بالکل یہی کچھ ہو رہا ہے میرے اور نسیم صاحب کے معاملے میں؟ میں اس [illegible] مضمون لکھ رہا ہوں اور وہ میرے [illegible] بے اثر لوگوں کا کہنا! [illegible] معیار ہے وہ ذاتیات [illegible] وہ ذاتیات [illegible] سمجھ سکتے ہیں [illegible] کیوں [illegible] کر میں کیا لکھ رہا ہوں [illegible] کیا۔ میری تحریروں میں کیا جذبہ ہے اور نسیم صاحب [illegible] سمجھا [illegible] گیا۔ [illegible] چاہتا ہوں اور نسیم صاحب کیا؟ اگرچہ صحیح ہے کہ ہر شخص افلاطون کی باتیں نہیں سمجھ سکتا لیکن یہ بھی غلط ہے کہ کوئی بھی افلاطون کی باتیں نہیں سمجھ سکتا۔ اس امید پر میں نے نسیم صاحب کے بارے بہت کچھ عرض کیا اور کچھ آج پھر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ نسیم صاحب بھی میرے خلاف گالی گلوچ، ٹھگ [illegible] اور دروغ تراشیوں کی بنیاد پر اپنی عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کر رہے لیکن اس بات کے باوجود کہ بعض شہ مردوں نے اپنی استادی [illegible] کا ڈھونگ رچانے کے لئے اقبال مرحوم کی شاعری پر دھڑلے سے اعتراض کئے۔ دنیا نے اقبال مرحوم کو ہی مشرق کا سب سے بڑا شاعر تسلیم کیا اور معترض شاعروں کی کتابیں چھپائی ہی رہ گئیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میری مخلصانہ قوم پرورانہ محنت اکارت نہیں جائے گی اور نسیم صاحب کی تمام [illegible]

چند [illegible] اور [illegible] سے چندوں کے [illegible] اور [illegible] ہو گی

میں نے جیسا کہ بتایا ہے نسیم صاحب کے خلاف اخباری رقابت اور ذاتی کاوش کے باعث اخباری محاذ قائم نہیں کیا بلکہ یہ بیڑا میں نے اس لئے اٹھایا ہے کہ قومی مفاد کی حفاظت کی واحد صورت یہی ہے انجمن [illegible] جو بلوچستان کی واحد سیاسی جماعت ہے، اور جسے انگریز اور انگریز کے پٹھو کانگریس کا [illegible] کہہ رہے ہیں [illegible] نے عدم اعتماد کی جو قرارداد [illegible] بلوچستان جدید کے خلاف پاس کی ہے۔ وہ ذاتی قرارداد نہیں بلکہ حقیقت تھی اور قومی مفاد کی حقیقی حفاظت! ایسے موقعہ پر اب وہ [illegible] خاموش رہ سکتے ہیں جنہیں ملک و قوم سے کوئی ہمدردی نہ ہو۔ میں ایسے [illegible]

[illegible] قومی [illegible] کو یہ حق پہنچ سکتا ہے [illegible] کوشش [illegible] نسیم صاحب کی پالیسی [illegible] میرا یہ قومی فرض [illegible] ہے کہ [illegible] نسیم [illegible] کے خلاف لکھتا رہوں۔ مجھے [illegible] کہ ملک کے سنجیدہ عناصر نے اب مجھے سمجھ لیا ہو گا۔ اور اب وہ میری تحریروں کو ذاتیات پر محمول نہیں کیا کریں گے۔ علاوہ ازیں میری تحریروں کے ذاتیاتی نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ میری تحریروں میں نسیم صاحب کے سیاسی کیریکٹر اور قومی عمل سے بحث ہے اور بحث میں بھی انداز زبان سنجیدہ و مہذب ہے اور اس کے خلاف نسیم صاحب کی تحریروں کی ایک ایک سطر ذاتیاتی، گالی گلوچ اور عدم تہذیب [illegible] "بلوچستان جدید" کی تازہ [illegible] میں مقالہ افتتاحیہ لکھتے ہوئے نسیم صاحب نے ہماری اخباری زندگی کے پرانے

مضمون کو چھیڑا ہے اور اس سلسلے میں اس نے اپنی عادت کے مطابق پھر گالی گلوچ اور دروغ بازی سے کام لیا ہے۔ میں پرانے زخموں کے چھیڑنے کا قائل تو نہیں کیونکہ یہ اکثر گورکن [illegible] ہوا کرتا ہے انسان انسان ہے اس پر جیسے کہ سرد و گرم، خزاں بہار، دن رات کا اثر ہوتا ہے اسی طرح انسان اپنے گرد و پیش کے ماحول اور موجودات کے پیش نظر بدلتا رہتا ہے اس لئے گذشتہ کی باتیں [illegible] میں کرنا عقل کو اپیل نہیں کرتا۔ لیکن اول اس لئے کہ نسیم صاحب نے یہ ذکر چھیڑا ہے اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں دوم اس لئے کہ بقول اقبال مرحوم ؎

مرا معنی تازہ مدعا است
اگر گفتہ را باز گویم رواست!

نسیم صاحب کی پچھلی اخباری زندگی کے متعلق میں یہاں مختصراً چند حقیقی اور باثبوت واقعات عرض کروں گا۔ جن کو پیش نظر رکھ کر سلیم العقل تسلیم کر سکتا ہے کہ نسیم صاحب کا ابتدائے اجرائے اخبار سے مقصد ذاتی عشرت رہا ہے۔ قومی خدمت نہیں۔ اخبار کی جب تک [illegible] پالیسی [illegible] کے لحاظ سے مفید ہی ہے [illegible] افراط سے [illegible] رہی ہے۔ اس نے قومی پالیسی [illegible] ہے آج جب کہ قوام کے [illegible] چیپ [illegible] کر تھک گئے ہیں۔ اور کئی اسی پالیسی کے اخباروں کے نکلنے کے باعث اب مزید اسے عشرت کا سامان افراط سے بہم نہیں پہنچا سکتے تو نسیم صاحب نے انگریز کی جانب منہ موڑا ہے۔ اور یہی وہ [illegible] ہے اپنی عشرت کے سامان افراط سے حاصل کیا جا رہا ہے

Yousaf Aziz Magsi Chair

اخباری زندگی کی ابتداء

نواب یوسف علی خان مگسی مرحوم کو کون نہیں جانتا ۔ انہوں نے مگسی ہجرت اور بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس کے بعد اخبارات کی جانب توجہ کی ۔ اور ایک مستقل پروپیگنڈے کی فکر کی ۔ میر عبدالعزیز کرد ان کے ساتھ تھے ہی البتہ ایک اخبار کی ضرورت تھی ۔ نواب یوسف علی خان اور ... نے مجھے منتخب کیا اور میں اپنی ملازمت چھوڑ کر ان کے ہمراہ بلوچستان سے باہر روانہ ہوا ۔ میں نے اپنے حسن دوست اور رشتہ دار ... کے بارے میں مشورہ کیا کسی نے بھی مجھے یہ رائے نہیں دی کہ میں اپنی ملازمت چھوڑ کر سیاسی کام شروع کر دوں ۔ یہاں تک کہ شفیق محمد امین خان کھوسہ اور محمد حسن نظامی نے بھی مخالفت کی میں نے نئی نئی شادی بھی کی تھی ۔ لیکن کوئی چیز میری اس راہ میں مانع ہونے کے قابل نہ ہو سکی اور میں کرد صاحب کے ہمراہ یکم جون ۱۹۳۳ء سے چلا ۔ ہم لاہور گئے پھر دہلی گئے ۔ بالآخر کراچی آئے ۔ "البلوچ" سے ہم متعارف تھے اور البلوچ ہم سے متعارف تھا ۔ لہذا کرد صاحب نے مجھے اس کا جائنٹ ایڈیٹر بنوایا اور خود واپس بلوچستان چلے گئے ۔

"البلوچ" شروع میں خلیفہ اسماعیل نے مسٹر پیر بخش شہداد زئی ۔ میر غلام محمد نور الدین ، مولوی محمد عثمان اور مولانا عبدالصمد سر بازی کی رفاقت کے ساتھ نکالا تھا ۔ لیکن مولوی محمد عثمان اور خلیفہ اسماعیل آپس میں نہ بن سکے جس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ البلوچ ان باقی افراد کے پاس رہ گیا اور خلیفہ اسماعیل پچاس روپے لے کر علیحدہ ہوا ۔ اور اس نے "اتحاد بلوچاں" "البلوچ" کے مقابلے میں جاری کیا ۔

کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد میں اور مولوی محمد عثمان بھی آپس میں نہ بن سکے ۔ پیر بخش شہداد زئی اور غلام محمد نور الدین ایک طرف ہوئے اور مولوی محمد عثمان اور مولانا عبدالصمد سر بازی دوسری طرف ۔ ہمارا یہ جھگڑا سیاسی پالیسی کی بنا پر ہوا ۔ میں نے یہ قصہ نواب یوسف علی خان سے کیا ۔ اس زمانے میں خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد جیل میں تھے ۔ میں نے ان کے جیل سے متاثر ہو کر جو مقالہ افتتاحیہ "البلوچ" میں لکھا وہ پریس ایکٹ کی زد میں آ گیا اور "البلوچ" زیر ضمانت آ کر ختم ہو گیا ۔

یہ ایسا زمانہ نہیں تھا کہ خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد جیل میں ہوں اور ہم خاموش رہیں جیل سے رہا ہو کر نسیم صاحب بھی بلوچستان سے باہر سندھ کی جانب بھاگ آیا تھا ۔ میں البلوچ کے باعث گورنمنٹ کی نظر میں کھٹک رہا تھا ۔ لہذا فیصلہ یہ ہوا کہ نسیم صاحب ہی کو بنایا جائے اور اخبار کا ڈیکلریشن اس کے نام داخل کرایا جائے ۔ یوں "بلوچستان جدید" اول جاری ہوا ۔

"بلوچستان جدید" کے جاری کرنے کا مقصد ... کے متعلق میں بلوچستان سے باہر ... پروپیگنڈا کیا جائے اور ہمسایہ ممالک میں ... پیدا کی جائے نیز یہ بھی کہ خود بلوچستان کے عوام لوگوں کو ان کے صحیح حقوق اور مطالبات سے آگاہ کیا جائے اور ان میں سیاسی بیداری پیدا کر کے انہیں ایک مرکز پر جمع کیا جائے ۔ اور یوں بلوچستان کو بھی قومی حکومت کے روشن دور میں چلانے کی کوشش کی جائے ۔ چنانچہ اسی "بلوچستان جدید" نے اپنا یہ فرض جان پر کھیل کر ادا کیا ۔ حتیٰ کہ زیر ضمانت آ کر "البلوچ" کی مانند ختم ہوا ۔

نسیم صاحب کی پہلی غداری

یہ وقت نہایت ہی بہت مشکل وقت تھا "بلوچستان جدید" زیر ضمانت آ گیا تھا ۔ ہمارے پاس جو کچھ سرمایہ تھا وہ ختم ہو چکا تھا نواب یوسف علی خان مگسی ولایت میں تھے خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد جیل میں تھے ہماری پارٹی کے اکثر ممبر واجب لئے ہم سے منہ موڑ لیا تھا ہم ان سب کے آگے ہاتھ پھیلا کر تھک ہار گئے تھے خان محمد ایوب خان اچکزئی نے چار سو روپے ہمارے لئے جمع کئے تھے لیکن وہ بھیجنے سے انکاری تھے انہیں ڈر تھا کہ یہ رقم اس وقت تم لوگوں کو دی جائے گی جب کہ تم لوگ اخبار نکالو گے ۔ خان محمد ایوب خان اچکزئی نے یہ رویہ اس لئے اختیار کیا تھا کہ اس بچارے پر انگریزی ایجنٹوں نے اتہامات تراشے تھے ۔ ادھر سے نسیم صاحب نے اس کو ایک سخت اور درشت خط بھی لکھ ڈالا تھا نیز اس کو نسیم صاحب کی بے تحاشہ بدمزاجی کا علم بھی ہو چکا تھا ۔ مختصر یہ کہ جب چاروں طرف سے تنگدستیوں نے گھیر لیا تھا نسیم صاحب کو تنگدست رہنے کی ضرورت کیا تھی انہوں نے فوراً اخباری زندگی ترک کرنے اور ایک اور پیشہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور دوڑ دھوپ شروع کر دی ۔ گویا جب تک اخباری زندگی نسیم کو افراط سے خرچ پہنچا رہی تھی وہ ایڈیٹر بنا ہوا تھا ۔ لیکن جونہی اخباری زندگی میں تنگدستی سے دوچار ہونا پڑا نسیم نے اسے ترک کر دینے کا فیصلہ کیا ۔ یہ نسیم صاحب کی پہلی غداری تھی ۔

نسیم صاحب کی دوسری غداری

... بھائی محمد حسن نظامی کو ... کے کام میں ملازمت سے برخاست ... اور ... میں اور اضافہ ہوا ۔ میں نے اس ... صورت حال سے نواب یوسف علی خان مگسی لندن میں خط لکھ کر آگاہ کیا ۔ انہوں نے بیس سو روپے اس ہدایت کے ساتھ مجھے بھجوا دئے کہ تم رفقاء نسیم اور نظامی آپس میں بانٹ کر کھاؤ ۔ اور میرے آنے تک گزارہ کرو ۔ میں (نواب یوسف علی خان) دسمبر تک آ جاؤں گا ۔ یہ مہینہ ستمبر کا تھا ۔

مجھے اپنی ذمہ داریاں محسوس تھیں ۔ میں بلوچستان سے باہر اس لئے بیٹھا تھا کہ مجھے بلوچستان کے اندر روزی نہیں مل رہی تھی ۔ میں آیا تھا بلکہ مجھے پارٹی نے بھجوایا تھا ۔ کہ بلوچستان پر حکومت نے مظالم کی حد کر دی تھی ۔ میں اسی پروپیگنڈا کروں ۔ لہذا میں نے نسیم صاحب کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا کہ ہمیں اخباری زندگی چھوڑ کر کسی دھندے کی جانب متوجہ ہونا چاہئے ۔ حتیٰ کہ میں اور نسیم اس سلسلے میں جھگڑا کرتے کرتے اس حد تک پہنچ گئے ۔ کہ میں نے نسیم صاحب سے کہہ دیا کہ جو سو روپے ہیں ان میں آپ کا حصہ دو سو روپے ہے دو سو میرے اور دو سو نظامی کے ۔ لہذا اپنا حصہ آپ لے لیں ۔ اور جو چاہیں کریں ۔ لیکن میں ہرگز ... کے لئے ... نہیں چھوڑ سکتا ۔ ... زندگی چھوڑ نہیں سکتے ۔ ... میر غلام محمد حمید خان کو ... اس زمانے میں ہمارے ... پھر یہ میر غلام محمد حمید خان کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ نسیم صاحب کو لالچ ہو کر پھر میرا ساتھ دینا پڑا ۔ اور ہم نے بمبئی میں ایک بلوچ کے اخبار "ینگ بلوچستان" کی ... حاصل کیں ۔ اور ہفتہ وار کی بجائے اسے سہ روزہ کیا ۔ لیکن بعض دیانتدار لوگوں نے بمبئی کو ہم سے علیحدہ کروایا ۔ اور نوبت مقدمہ بازی تک پہنچی اور میر غلام محمد ... خان نے ہماری قومی راہ میں یہ روڑا دیکھا تو اس سے برداشت نہ ہو سکا ۔ اور اس نے اپنی خدمات پیش کیں چنانچہ اس کے نام پر اخبار ... کا ڈیکلریشن داخل کیا گیا اور پھر زور و شور سے کام جاری ہو گیا ۔ خان محمد ایوب خان اچکزئی نے ... اجرائے اخبار پر ... روپے بھیج دئے تھے محمد حسن نظامی نے بھی اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا ... اپنے تمام ذاتی زیورات بیچ کر ... اس ... برخواست ہونے پر ہی ... اخبار سہ روزہ کیا گیا تھا ۔ اسلئے اس کا خرچ بڑھ چکا تھا ۔ کیونکہ بلوچستان تشدد پر اتر آئی تھی ۔ جو اخبار خریدتا تھا ۔ اس پر ریاست سپا کی جاتی تھی اسی لئے خریداروں کی جانب سے اخبار کی آمدنی شکست

Yousaf Aziz Magsi Chair

پڑ گئی تھی۔ ہم پارٹی والوں میں کچھ کدورتیں اور کچھ دل شکستگیاں پیدا ہو چکی تھیں جس سے پرائیویٹ امدادوں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا تھا۔ ایک طرف حالت یہ تھی اور دوسری طرف نسیم صاحب کی بدعنوانیوں کی عادت جو اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے بدستور جاری تھی میری [illegible] ناداریاں مجھے خرچ کے کم کرنے [illegible] لہذا [illegible] سے گھٹتے اور [illegible] بڑھتے بڑھتے اس درجے تک پہنچ گئے کہ [illegible] دوسرے سے تنگ اور بیزار ہو گئے۔ بلوچستان کی دردناک صورت حال مجھے پھر بھی مجبور کر رہی تھی کہ میں سب کچھ برداشت کروں۔ لیکن نسیم صاحب کو اس سے کیا واسطہ تھا۔ وہ تو اپنی عیاشیاں برقرار رکھنا چاہتا تھا بلوچستان جائے بھاڑ میں! لہذا وہ مجھے اس حال میں چھوڑ کر چلا گیا۔ یہ نسیم صاحب کی دوسری غداری تھی۔

نسیم صاحب کی تیسری غداری

نسیم صاحب مجھے چھوڑ کر کہیں دور نہیں گیا بلکہ سیدھا جیکب آباد پہنچا۔ وہاں پہنچ کر اس نے الحنیف بلوچستان ایڈیشن جاری کیا۔ اور پہلی بار بلوچستان میں اخباری جنگ کی بنیاد ڈالدی اور لوگوں پر یہ واضح کیا کہ قومی پارٹی کوئی مخلص جماعت نہیں بلکہ اس میں بھی خانہ جنگیاں ہیں۔ اس کے بعد اس نے نااتفاقی کی مشعل بن کر ملک و قوم پر یہ بھی واضح کیا کہ قومی پارٹی کے کارکنوں میں آپ لوگوں کی مانند خانہ جنگیاں بھی موجود ہیں نسیم صاحب نے اس خود پرستانہ طرز عمل سے بلوچستان کی خانہ جنگی کی تباہ کن رسم کی معاونت کی۔ ملک کے خاص طبقہ کو قومی پارٹی سے دل شکستہ اور مایوس کیا بس تو ہی متعدد اخبارات نکالنے کا رستہ کھل گیا اس کا جو کچھ نتیجہ نکلا ہے وہ ملک و قوم کے سامنے ہے قومی پارٹی غیر واضح صورت بن کر رہ گئی ہے خیالات کے مختلف رخ پیدا ہوئے اور پارٹی کی مرکزیت جاتی رہی۔ اور آخر اور عربہ بھی ہوا کہ لوگ ہر اخبار کو چندہ ادا کرنے کے عادی نہ رہے لہذا حسن خدمت نے کسی اخبار کو عزیز نہیں رکھا اس پر گالیاں برسیں نہیں ہوئیں گالی گلوچ کو اخباری زندگی میں آنے کی راہ پیدا ہوئی اور لوگوں نے اخباروں کو اپنی اپنی دشمنیوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بنالیا اور ملک میں عام اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی بجائے اخبارات ملک میں عام بے اتفاقی و خانہ جنگی کے موجب بن گئے۔ یہ نسیم صاحب کی تیسری غداری تھی۔

نسیم صاحب کی چوتھی غداری

الحنیف بلوچستان ایڈیشن نکال کر نسیم صاحب نے ملک کو لوٹنا شروع کیا اور لوگوں کے قومی جذبات سے فائدہ اٹھا کر ادھر ادھر سے [illegible] بٹور کر اپنی عیاشیوں کے سامان مہیا کرتا [illegible] آمدنی جو وہ بلوچستان سے [illegible] کر لیا وہ تو کر گیا الٹا مولوی محمد حسین [illegible] کو بھی [illegible] بنایا یہ صاحب مولوی کہلاوڑ تو دے [illegible] زلزلہ ہوا، ملک تباہ ہوا۔ اور [illegible] بڑھ کر ہماری تباہی یہ ہوئی کہ نواب یوسف علی خان مگسی جو تازہ ولایت سے آئے تھے جو ہماری امیدوں کے سہارا تھے وہی زلزلہ میں کام آئے اور ہمارے ساتھ ساتھ تمام ملک و قوم کو یتیم کر گئے۔

تمام طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ میرے بس کہاں کہ ملک کو بھیں تھا اخبار چلاتا تو کہاں سے اور پھر کچھ پتہ نہیں کہ کون مرا ہے کون جیتا ہے اگر کسی سے کچھ مانگا جاتا تو کس سے؟ رحمت یزدانی جوش میں آئی۔ اور اس مسبب الاسباب نے میر عطا محمد خان مرغزانی کو اٹھایا۔ جون میں زلزلہ ہوا۔ اور جولائی میں میر عطا محمد خان مرغزانی اپنا ذاتی اندوختہ لے کر سندھ کی جانب اس نیت سے نکل آیا کہ بلوچستان کی کچھ خدمت کرے وہ جیکب آباد پہنچا۔ نسیم صاحب کو ساتھ لیا اور سیدھا کراچی چلا آیا اور رفیق محمد امین خان کھوسہ کے مشورے کے مطابق میری اور نسیم صاحب کی پچاس پچاس روپے ماہوار تنخواہیں مقرر ہوئیں اور میر عطا محمد خان مرغزانی کی ملکیت میں اخبار کلمۃ الحق شائع ہوا۔ نسیم صاحب اپنی عیاشیوں اور بدعنوانیوں سے جو اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے کب باز آسکتا تھا لہذا وہ پچاس روپے ماہوار پر کہاں گذارہ کر سکتا تھا۔ اس نے مقررہ تنخواہ ہوتے کے باوجود میر عطا محمد خان مرغزانی کو خرچ کے سلسلے میں بخیل مشہور کیا اور سو روپے ماہوار لیا کرتا تھا۔ اس بات کے گواہ خود میر عطا محمد خان مرغزانی ہیں۔

میر عطا محمد خان مرغزانی نے کلمۃ الحق پر ذاتی سرمایہ لگایا۔ اس نے خرچ کرتے ہوئے اس کا دل دکھتا تھا۔ ادھر ادھر کے لوگوں نے بتایا کہ مقتی اور نسیم کی اخباری پالیسی بہت سخت ہے اسے حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔ اس سے اخبار کی آمدنی کم ہوتی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اخبار پر ضمانت آئے ہمارے سابقہ تجربہ نے اس کی تائید بھی کر رکھی تھی۔ لہذا میر عطا محمد خان مرغزانی نے ان لائنوں پر چلنے سے انکار کیا جن پر ہم سنہ ۱۹۳۳ء سے چلے آرہے تھے یہاں آکر ہمارا اور میر عطا محمد خان مرغزانی کا اختلاف ہوا۔ میں نے نسیم صاحب کو کہا کہ یہ قومی پالیسی کا سوال ہے اس سے ملک و قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں میر عطا محمد خان مرغزانی سے کہہ دینا چاہئے کہ جن لائنوں پر آج تک اپنے اخبارات کو چلاتے رہے ہیں اگر ان لائنوں پر ہمیں کلمۃ الحق کو چلانے دو گے تو ہم آپ کے ساتھ کام کریں گے ورنہ ہم کام نہ کر سکیں گے لیکن نسیم صاحب کو ملک و قوم سے کیا واسطہ تھا۔ اسے تو اپنی عیاشیوں کی فکر تھی۔

میں نے اس تمام صورت حال سے خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد کو آگاہ کیا اور استصواب رائے کی۔ ان دونوں نے ہمیں مشورہ دیا کہ یا مرغزانی کو بدل دو یا مرغزانی سے متفق ہو کر تم دونوں رفقاء اور نسیم چھوڑ دو۔ میں نے نسیم صاحب کو اس مشورے سے خود دکھا کر آگاہ کیا نسیم نے میرے ساتھ تحریری معاہدہ کیا کہ اگر مرغزانی نے ہماری پالیسی پر چلنے سے انکار کیا تو ہم دونوں متفقہ اس کو چھوڑ دیں گے میں نے ایک تحریر اس معاہدہ کی لکھ کر نسیم صاحب کو دی اور ایک تحریر اس معاہدہ کی نسیم صاحب سے لکھوا کر لی لیکن اندرونی طور پر نسیم صاحب نے مرغزانی سے مشورے طے ہو گئی تھیں۔ اور قرار کیا تھا کہ مقتی کو "کلمۃ الحق" سے علیحدہ کر دو گے تو میں وہ سب کچھ لکھنے کے لئے تیار ہوں گا جو آپ مجھ نسیم سے اخبار کلمۃ الحق میں لکھانا چاہیں گے۔ چنانچہ اس قرآن و حلف کے بعد مرغزانی صاحب نے نسیم صاحب کو ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھوایا جس میں تمام سرداروں بشمول نواب محراب خان بگٹی کی تعریف کی گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مسٹر ویکفیلڈ وزیر اعظم ریاست قلات مسٹر کراؤن پولیٹیکل ایجنٹ قلات اور مسٹر کیٹر اے۔ جی۔ جی بلوچستان کی بھی تعریفیں کی گئیں تھیں۔ جنہوں نے خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد کو قید کیا تھا۔ نواب یوسف علی خان کو سرداری سے معزول کیا تھا۔ اور قومی تحریک کے خلاف کھلم کھلا مخالفت اور تشدد شروع کیا تھا۔ دوسرے دن میں دفتر نہیں گیا۔ میر عطا محمد خان مرغزانی میرے گھر چلا آیا۔ مجھ سے نہ آنے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے ان سے صاف کہہ دیا کہ اس پالیسی کے ساتھ میں آپ کے ساتھ کام نہیں کر سکتا۔ میری حیرت کی کوئی انتہا اس وقت نہیں رہی جب میر عطا محمد خان مرغزانی [illegible] اطمینان سے [illegible] کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے مجھے وہ سارا قصہ بتایا۔ جو میں نے نسیم صاحب کے ساتھ ملکر تحریری معاہدہ کیا تھا اس کے بعد مرغزانی نے کہا۔ کہ نسیم صاحب نے اس ساتھ قرآن حلف کیا ہے نہ صرف اس قدر بلکہ گورنمنٹ ویسٹ پر سرکاری طور پر سرکاری ملکیت کے ساتھ لکھ دیا ہے کہ نسیم

Yousaf Aziz Magsi Chair

اس کے ساتھ کام کرے گا۔ اور جو کچھ مرزانی نے کاردی اخبار میں لکھے کو یہ دیکھ کر میری آنکھیں کھلیں۔ مرزانی نے مجھ سے کہا کہ پھر بھی وہ نسیم کو نکالنا چاہتا ہے اور وہ میرے ساتھ کام کرنا چاہتا ہے کیونکہ نسیم صاحب پر اس کو کوئی اعتماد نہیں لیکن میں نے انکار کیا اور صاف کہا کہ میرا [illegible] پالیسی پر ہے نسیم آپ کے ساتھ [illegible] بارے میں اس پالیسی کے [illegible] نسیم صاحب اگر [illegible] غداری کرے [illegible] یہ [illegible] نسیم صاحب کی جو تحقیق [illegible] اور مرزانی کے پاس آج تک [illegible] موجود ہیں۔

نسیم صاحب کی پانچویں غداری

میں مرزانی سے الگ ہوا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا۔ میں نے اس افلاس کی اطلاع اپنے خسر صاحب کو دی جو کراچی آئے اور اپنی لڑکی یعنی میری عیال کو لے گئے۔ میں بے خرچ اور بے یار و مددگار کراچی میں رہ گیا۔ میں نے اپنی اس خستہ حالت کی اطلاع اپنے بعض دوستوں کو دی۔ ملک عبدالرحیم خواجہ خیل نے مجھے دس روپے بذریعہ تار ارسال کئے ملک فیض محمد یوسف زئی نے دس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے اور میر قادر بخش آمرزئی نے پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے یہ ہوئی میری ساری پونجی۔ [illegible] لہذا قاضی محمد مجتبیٰ میرے پاس آیا۔ اور مل کر ایک اخبار نکالنے کی تجویز پیش کی اور مجھ سے کہا چلئے آنکھو! میں نے اس تجویز سے اتفاق کیا اس شرط کے ساتھ کہ سندھ کے بارے میں جو پالیسی قاضی صاحب اپنانا چاہتے ہیں اور بلوچستان کے بارے میں پالیسی میرے ہاتھ ہوگی قاضی مذکور کو کوئی دخل نہ ہوگا۔ ان شرائط کے ساتھ ہم نے مل کر اخبار "آفتاب" جاری کیا۔

"آفتاب" بہت مقبول ہونے لگا۔ یا مرزانی نے کوشش کی کہ وہ "آفتاب" اور نصرت الحق کو ہتھیائے کیونکہ وہ نسیم صاحب کی عیاشیوں اور بے فرچیوں سے تنگ آچکا تھا اس کی یہ کوشش کامیاب ہوئی۔ چنانچہ قاضی محمد مجتبیٰ اور میر عطا محمد خان مرزانی نے آپس میں خفیہ خفیہ تحریری معاہدہ کیا کیونکہ میں کسی صورت بھی مرزانی کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ نکل آیا کہ مجھے پھر قاضی مذکور سے بھی الگ ہو جانا پڑا۔ مرزانی کو اب [illegible] مل چکا تھا۔ اس کو نسیم کی پرواہ نہیں رہی تھی۔ لہذا اس نے نسیم کی ناز برداری کرکے اپنے ذاتی پیسوں کو اس کی عیاشیوں اور [illegible] پر ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں [illegible] نسیم صاحب کو ازراہ [illegible]۔ اس نے نصرت الحق کو [illegible] جیکب آباد پہنچ کر [illegible] بلوچستان [illegible] اور [illegible] بلوچستان [illegible] خلاف اس نے اخبار پر پروپیگنڈا شروع کیا۔ پہلی وار اس نے مجھ پر کی اور دوسری وہ جس نے میر عطا محمد خان مرزانی پر کی جس سے ایک دنیا واقف ہے کہ کیسا شرمناک اور اخلاق سے گرا ہوا پروپیگنڈا کیا گیا یوں اس نے قومی کارکنوں میں تفرقہ پیدا کرکے ان کی عزت پبلک میں کم کرکے قومی کارکنوں کے خلاف بدگمانی پیدا کرانے کا سامان فراہم کیا۔ یہ نسیم صاحب کی پانچویں غداری تھی۔

اخبار بلوچستان کا اجراء

جس وقت میر عطا محمد خان مرزانی اخبار نکال رہا تھا۔ اور ان لائنوں پر نہیں جا رہا تھا۔ جن پر ہم سنہ ۱۹۳۳ء پر جا رہے تھے۔ تو اس وقت نسیم صاحب نے اس کے ساتھ معاہدہ کیا۔ اور اپنے ہاتھ سے تمام سرداروں بلکہ خود نواب جنگی اور [illegible] کے حق میں سیڈنگ آرٹیکل لکھتا رہا لیکن اب جب کہ میر عطا محمد خان مرزانی اخبار بند کرکے گھر جا کر آرام سے بیٹھ گیا تھا۔ نسیم صاحب اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا۔ یہ خودپرستی۔ غداری تھی۔ قوم پرستی نہیں تھی۔ جہاں نسیم پچاس روپے کی مقررہ تنخواہ کے باوجود مرزانی سے سو سو روپے لے کر ماہوار خرچ کر رہا تھا وہاں میری حالت یہ تھی کہ میری اصل تنخواہ کا کچھ حصہ مرزانی کے ذمے تھا۔ میں نے اپنی اس تنخواہ کا مطالبہ کیا اور مرزانی نے مجھے یہ تنخواہ دے دی یہ کل چالیس [illegible] کی رقم تھی۔ میں نے بسم اللہ کر کے اسی سرمایہ سے اخبار "بلوچستان" جاری کیا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے آج تک برابر جاری ہے۔ وہ لوگ جو نسیم صاحب سے ناواقف تھے۔ اور اس کے ڈھونگ کو تسلیم کیا کرتے تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ میں پھر سب کچھ بھلا کر نسیم صاحب کو اپنے ساتھ ملا لوں۔ لیکن میں سب کچھ جانتا تھا۔ محض میری ذات کا سوال ہوتا تو میں سب کچھ بھلا دیتا۔ اور اسے اپنے ساتھ ملا لیتا۔ لیکن درحقیقت قومی مفاد کا تقاضا یہی تھا اور [illegible] و قوم کی خیریت اسی میں تھی کہ میں نسیم صاحب کو اپنے سے الگ رکھوں۔ [illegible] قوم پرستوں کو سمجھانے کی کوشش [illegible] ساتھ [illegible] کہنا پڑتا ہے [illegible] سے دور رہنے اور لاتعلق رہنے کے باعث اور پھر اس کی ڈھونگ بازی کو دیکھ کر میرے ساتھ اتفاق نہیں کرتے تھے مجھے چپ ہونا پڑا۔ اور میں نے اسے مستقبل پر چھوڑ دیا۔ چنانچہ مستقبل نے ثابت کر دکھایا۔ کہ میں سچ کہتا تھا۔

نسیم صاحب کی چھٹی غداری

میں نے قومی مفاد کے پیش نظر جہاں قوم پرستوں سے نسیم صاحب کے وتیرے پر بحث کی تو نسیم صاحب نے اس کے مقابلے میں میرے خلاف انتہائی شرمناک باتیں ادھر ادھر سے بنا بنا کر پھیلائیں۔ کہ جس کے نتیجے کے طور پر ہم سب قومی پارٹی کو(؟) میں ایک قسم کی بداعتمادی پھیل گئی اور یہ بداعتمادی باعث ہوئی ہم سب میں پھوٹ کا۔ آج اگر تمام قوم پرست بیٹھ کر ان تمام واقعات پر غور کریں جو ہماری ناچاقیوں اور پھر سیاسی کمزوریوں پر منتج ہوئی ہیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان سب واقعات کی تہ میں نسیم صاحب کام کرتا ہوا دکھائی دیگا۔ چنانچہ میں نے بارہا میر عبدالعزیز خان کرد اور دوسرے رفیقوں سے مطالبہ کیا کہ ایک میٹنگ کرو اور مجھے اور نسیم صاحب کو اس میں بیٹھ کر باتیں کرنے دو اور پھر فیصلہ کرو کہ کون سیاسی فضا اور قومی پارٹی میں گندگیاں پھیلا رہا ہے اور پھر جو بھی مجرم ہو۔ اس کو اپنی جماعت سے الگ کر دو۔ لیکن افسوس ہے کہ میری یہ کوشش صدا بصحرا ثابت ہوئی اور نسیم صاحب برابر ہماری قومی فضا میں گندگی پھیلاتا رہا۔ جو ایسی غداری تھی۔ کہ اس کی نظیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ یہ ایک غداری نہیں تھی لیکن پھر بھی آپ اسے ایک غداری سمجھ کر چھٹی غداری کہیں۔

نسیم صاحب کی ساتویں غداری

بلوچستان کی سیاسی فضا اگرچہ کافی غلیظ ہو چکی تھی لیکن پھر بھی امید یہ تھی کہ خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان اس فضا کو کسی قدر [illegible] کریں۔ میر عبدالعزیز خان کرد [illegible] بھی قید سے رہا ہوا۔ بغیر کسی سے [illegible] ملاقات کو جانے [illegible] جیکب آباد [illegible] نسیم صاحب کو ساتھ لے کر کراچی آیا [illegible] نسیم [illegible] وہاں نسیم سے ۱۹۳۳ء میں [illegible] میں نے کرد صاحب کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے ایک [illegible] اور کوشش ہی نہیں کی کہ وہ مجھے اور نسیم صاحب کو سمجھے۔ کرد صاحب کے کہنے پر میں نے [illegible] ہو کر اخبار "بلوچستان" میں نسیم صاحب کو لے لیا۔ طے یہ پایا۔ کہ اخبار کی [illegible] یا بنک یا میرے پاس رہے گی نسیم [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

اس واقعہ نہیں مجھے بلوچستان جانا پڑا۔ اور
اپنی اسی ذمہ داری کے تحت میں نے
ڈاک خانے کو ہدایت کی۔ کہ وہ تمام آمدنی
کو اپنے پاس محفوظ رکھے۔ کرد صاحب نے
ٹھیکے لیا تھا کہ وہ نسیم صاحب کو
خرچ دے دیا کرے گا۔ کرد صاحب بھی جب
بلوچستان آیا۔ اور میں نے دیکھا کہ
نسیم صاحب نے تمام [illegible] اپنے ذاتی
[illegible] کا اعلان کیا اور وہی پیسہ
[illegible] وصول کرتا رہا۔ میں نے
کرد صاحب کو [illegible] اس نے
مجھے میری ذاتی [illegible] وصول کرنے [illegible]
نہ کی۔ نسیم صاحب کو [illegible]
نہیں تھا۔ اس نے جو بھی آمدنی کم دیکھی
اور یہ بھی دیکھا کہ بلوچستان میں [illegible]
نہیں ہے لہذا الگ کرکے سید صاحب بلوچستان
پہنچا اور چکنی چپڑی باتیں بنا کر کرد صاحب
اور دوسرے رفیقوں کو اس بات پر
آمادہ کیا۔ کہ الگ اخبار نکالنا
چاہئے لہذا اس نے سرمایہ جمع کرنا
شروع کیا اور دنیا جانتی ہے کہ سرمایہ
کا پورا حصہ کرد صاحب نے جمع کرکے نسیم صاحب
کو دلایا۔ سرمایہ اڑھائی تین ہزار روپے
تک جمع ہوا۔ نسیم صاحب یہ سرمایہ لے
کر دہلی چلا گیا۔ کیونکہ کراچی میں اس کے
نام سے ڈیکلریشن حاصل نہیں ہو سکتا تھا
دہلی میں جب کہ اس نے ینگ بلوچستان جاری
کیا اور پہلے پرچے میں خان عبدالصمد خان
اچکزئی۔ میر شہباز خان نوشیروانی اور
دوسرے قومی رفیقوں کو محض اس جرم
میں بے سب کہ انہوں نے سرمایہ جمع
کرنے میں کیوں نسیم صاحب کا ساتھ نہیں
دیا اور یہ کیوں کہا کہ یہ اخبار جو نسیم
صاحب نکالے گا۔ نسیم صاحب کا ذاتی ہوگا۔
تمام قومی پارٹی کا جواب سے نہیں ہوگا۔
یوں نسیم صاحب نے تمام قومی کارکنوں میں
افتراق اور عداوت پیدا کی۔ یہ
نسیم صاحب کی ساتویں غداری تھی۔

نسیم صاحب کی آٹھویں غداری!

میر عبدالعزیز خان کرد اور نظامی کو

میر اجمل خان رند والئے سندھ کے پاس
سردار امام بخش خان رند کے خلاف فریاد
کرنے سے روکا نے لگیا تھا۔ یہ لوگ کوئی
ایک ماہ نسیم صاحب کے ہاں ٹھہرے۔ ان سب
کھانے پینے کا خرچ نسیم صاحب نے
جاری کیا۔ اور بعد مدت کے سلسلے میں جب
نسیم صاحب کو فورٹ سنڈیمن جانے
پڑا۔ اور سب میں وہاں کرد صاحب وصول
کرتا رہا۔ تو نسیم صاحب نے فورٹ سنڈیمن
سے لوٹ کر ہزار ہزار اتہامات کرد صاحب
پر تراشے۔ یہاں تک کہ کرد صاحب نے اس
کے کہنے پر اس کی رقم بذریعہ تار بھیج دی
کرد صاحب نے بار بار نسیم صاحب کی اس
بے وفائی اور خود مطلبی کا ہم سب سے ذکر کیا
ہے مجھے تو کرد صاحب نے خط تک لکھے
جو اس وقت بھی میرے پاس محفوظ ہیں کرد
صاحب کو ہزاروں روپے جمع کرکے نسیم صاحب
[illegible] احسان جتایا
لیکن نسیم صاحب [illegible]
کیا جا چکا ہے۔ یہ نسیم صاحب کی آٹھویں غداری تھی۔

نسیم صاحب کی نانویں غداری

اگر حقیقت دریافت کی جائے تو میرے
اور کرد صاحب کے درمیان اسی نسیم صاحب نے
خلیج حائل کرادی اور ریاست کے قومی حلقوں
کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اس سے
نسیم صاحب کا مقصد یہ تھا کہ کرد پارٹی
اس کے اخبار کو مالی امداد دیتی رہے
قومی مفاد کو نقصان پہنچتا ہے تو اس
کی بلا سے لیکن اس کی عیاشیاں تو برقرار
رہ سکتی ہیں یہ نسیم صاحب کی نانویں غداری تھی۔

نسیم صاحب کی دسویں غداری!

نسیم صاحب کی دسویں غداری وہ
تھی جو نسیم صاحب نے مکمل اخبار ینگ بلوچستان
کے لئے وقف کیا۔ کہ وہ بلوچستان کے
گاندھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کے
خلاف غلیظ پروپیگنڈا کرے اور قومی
پارٹی کا جو وہ ستون کی حیثیت رکھتا
تھا اسے گرا دے اور یوں قومی
پارٹی کو منتشر کردے نہ صرف اس قدر

بلکہ انجمن وطن کے خلاف پروپیگنڈا کرے
یہ سب سے بڑی غداری اور انگریزی کی
سب سے بڑی خدمت تھی

نسیم صاحب کو چیلنج!

میں بتاتا ہوں کہ نسیم صاحب کے پاس
میرے چیلنجوں کا کوئی جواب نہیں اور یہی
وجہ ہے کہ وہ چیلنجوں کا جواب دینے
کی بجائے مل چار دہ چپ دیتا ہے اور
کوشش کرتا ہے کہ میرے چیلنج کالعدم
ہو جائیں۔ لیکن مجھے نسیم صاحب سے
کوئی غرض نہیں وہ جانے اور وطن سے
مجھے واسطہ ہے اپنے ملک و قوم سے
جس کی ترقی و آزادی کا میں نے
بیڑا اٹھایا ہے میں یہ چیلنج درحقیقت
اس لئے دیتا ہوں کہ ملک و قوم کے
سنجیدہ و سیاسی عناصر میری اور نسیم
کی جنگ کو سمجھیں کیونکہ یہ جنگ دو دو آدمیوں
کی نہیں دو مقصدوں کی ہے ایک طرف
ہے ایک خدمت گزار وطن ہے اور دوسری
طرف ایک غدار وطن! یہ چیلنج جاری
رہیں گے جب تک صاحب کریں گے جس طرح
[illegible] اور لوٹنے کو الگ الگ کے
[illegible] یہ چیلنج "جھوٹ"
اور [illegible] الگ الگ کرکے واضح
پوزیشن [illegible]
اپنی [illegible] کے صدق دل سے نسیم
صاحب کو چیلنج دیا ہے۔ آج بھی چیلنج
دیتا ہوں کہ مل چار دہ چپ کرکے
وقت ضائع کیا جائے اور نہ اخبار
کے کالم فضول سیاہ کئے جائیں بلکہ یہ
اور صرف یہ مختصر ثابت کیا جائے کہ
جو واقعات میں نے اوپر ذکر کئے ہیں وہ
غلط ہیں یا صحیح؟ اگر غلط ہیں تو مجھ سے
ثبوت طلب کیا جائے اور اگر صحیح
ہیں تو اقرار کیا جائے کہ آپ کا اخبار
[illegible] ذاتی [illegible] قومی
خدمت نہیں۔ اس کے بعد مجھے
کوئی [illegible] گا۔ آپ مجھ سے
[illegible] بلوچستان میں غداران وطن کی
کمی نہیں [illegible] کہ تمام سرمایہ اور

اقتدار بھی سمٹ کر غداران وطن
کے پاس ہے اس لئے آپ کی
اچھی پرورش ہوگی۔ قومی پارٹی سے
کہیں زیادہ؟ موٹر اور بنگلوں تک
نوبت پہنچے گی۔ سال دو میں معزز
خطاب بھی از قسم [illegible] خان بہادر
وغیرہ مل جائے گا۔

انگریز کا پراپیگنڈا ایجنٹ

خان عبدالصمد خان اچکزئی نے
ایک موقعہ پر کہا تھا۔ جو بد قسمت ہو
اور اپنے قرض کو [illegible] بھی نہ سکے
وہ پیسہ حاصل کرنے کے لئے کب نہیں
آمادہ ہو جاتا؟ اس فقرہ میں
کتنی بڑی حقیقت بیان کی گئی ہے سمجھنے
والا ہی سمجھ سکتا ہے۔
میں شروع میں عرض کر چکا ہوں
کہ نسیم صاحب کا اجرائے اخبار سے
غرض ذاتی منفعت ہے قومی خدمت
نہیں اور میں پھر وہ واقعات بھی پیچھے عرض
کر چکا ہوں۔ جو میرے اس دعویٰ کی
تصدیق و تائید کرنے میں ذرا بھی
شروع [illegible] نسیم صاحب کے
لئے مفید ثابت ہوئی لہذا اس نے بھی
دھڑا دھڑ اسی پالیسی کو اپنا لیا۔ اور
قوم کو لوٹتا رہا۔ قوم بیچاری بھی
[illegible] سال سے نسیم صاحب کو
[illegible] لیکن اخبار کے
[illegible] قوم کو پریشان کیا۔ اور
[illegible] ان سب ستاروں
[illegible] نسیم صاحب نسیم
صاحب [illegible]
اس کا [illegible]
اس نے جب [illegible]
کیا۔ قوم [illegible]
اور جس طرح [illegible] حاصل کرنے
کی کوشش کیں۔ لیکن قوم [illegible]
جو [illegible] پڑ گئے
ان کی اپنی جیب جواب دے چکی تھی
عوام و خواص سے انہوں نے جتنا لیا
[illegible] ہوئے لیا تھا۔ اب وہ [illegible]

جو نسیم صاحب کی اخباری قابلیت اور سیاسی قابلیت بھی رفتہ رفتہ معلوم ہو گئی تھی کہ موصوف ہے اور حالات کی کڑیوں سے یہ بھی پتا دیا تھا۔ کہ نسیم صاحب کی بدعنوانیوں اور بے ضمیروں کو [illegible] کے خزانے سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اب نسیم صاحب کا خرچ جب قوم پرستوں کے ذریعے سے پورا ہونا ناممکن ہو گیا تو انہوں نے سرمایہ دار طبقہ کی [illegible] کسی کے سامنے گڑگڑایا [illegible] کسی کو [illegible] جا یا کسی [illegible] گری [illegible] میں نے میرا بیٹا [illegible] ایڈیٹر دیکھئے۔ جیسے کہ اس قلم کے ایڈیٹر نے مجھے اور نسیم کو دیکھ کر یہ نذرانہ لکھا ہے [illegible] کے قوم پرست نوجوانوں کو سفارش کرتا ہوں کہ [illegible] آئے تو اسے ضرور دیکھیں۔ اس قلم میں ذاتی نفرت کا جاننے والا ایڈیٹر آپ سے کسی کہانیاں کو [illegible] ہدایت کرتا ہے کہ دیکھو فلاں سرمایہ دار کمینہ اس زمانے سے لکھو کہ وہ [illegible] سرمایہ دار پر دہشت چھا جائے اور وہ فوراً دفتر پہنچ کر جیب کی طور پر روپوں کی تھیلیاں پیش کرے۔ نسیم صاحب نے [illegible] وغیرہ اختیار کیا جب کے خلاف لکھا تو اس زمانے سے لکھا کہ اخبار کی دنیا پر سناٹا چھا گیا۔ لیکن سرمایہ دار طبقہ نے جب یہ دیکھا کہ جب نسیم کو [illegible] ہو۔ اور اس کی ہر بڑی سے بڑی فرمائش پوری کرتے رہو۔ تو خیر ہے ورنہ ایک خواہش بھی اگر پوری نہ ہوئی تو پھر بڑی چھوڑا ہے پر [illegible] دکھائی دیگی۔ اس احساس کے بعد اس طبقہ کے اکثر لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ روپے پیسے نسیم پر ضائع نہ کئے جائیں۔ انہوں نے آج تک [illegible] گالیاں کھائی ہیں چلو آج ہی گالیاں کھا لی جائیں اور آرام سے بیٹھیں۔

قوم پرستوں اور سرمایہ داروں سے اپنی [illegible] کی پوری کفالت نہ دیکھ کر اس نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے انگریز کی جانب منہ کیا اور انگریز کا پروپیگنڈا ایجنٹ بننا شروع کیا چنانچہ اس نے [illegible] سے پولیٹیکل ایجنٹوں کی تعریف اور حمایتیں شروع کیں اور قومی کارکنوں کے خلاف محاذ قائم کیا۔ اور سرکاری جنتریوں کو پرائیویٹ خطوط لکھے۔ انگریز اس کے ایمان اور ضمیر سے واقف تو ہے نہیں اس لئے آئی۔ ڈی محکمے نے مجھے سب کچھ مہیا کر دیا ہوا تھا۔ اس لئے انگریز نے اس کے ایمان اور ضمیر کے مطابق اس کی پرورش شروع کر دی ہے اور علاقوں اور دوسری انگریزی کمپنیوں کے اشتہارات دلانے لگا ہے۔

قومی جرائد، قومی جماعت اور قومی کارکنوں کا فرض!

[illegible] نے اوپر نسیم صاحب کی پوزیشن [illegible] واضح کر دی ہے۔ ان واقعات [illegible] قومی جرائد کے بالخصوص قومی جماعت اور قومی کارکنوں کا ہر فرد کو ذاتی طور [illegible] پھر بھی نسیم کو میں نے چیلنج کیا [illegible] سب لوگوں کو یقین پر یقین ہو جائے [illegible] ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا ہے کہ جس نے اخباری رقابت اور ذاتی کدورت کے باعث نسیم صاحب کے خلاف اخباری محاذ قائم نہیں کیا بلکہ قومی مفاد کی حفاظت کا تقاضا بھی ہے۔ انجمن وطن کی قرارداد کا مقصد بھی ہے۔ اگر آپ لوگ حقیقی انجمن وطن [illegible] اعتماد کرتے ہیں اسے بلوچستان کا واحد [illegible] خلاف ملوکیت ادارہ سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انجمن وطن سچے معنوں میں ملک و قوم کی آزادی و ترقی کا خواہاں ہے تو آپ لوگوں کو وہ فرائض محسوس کر لینے چاہئیں جو ملک و قوم کی جانب سے آپ لوگوں پر عائد ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کو علی الاعلان میدان عمل میں آ کر نسیم صاحب کے خلاف جو انگریز کے ہاتھ بکا ہوا ایجنٹ ہے بالکل اسی طرح محاذ قائم کرنا اور کام کرنا چاہئے جس طرح کہ آپ لوگ امپیریلزم اور امپیریلزم کے پجاریوں کے خلاف جد و جہد کر رہے ہیں۔ کمال [illegible] کی تازہ اشاعت نے [illegible] کیا ہے کہ میں [illegible] کے ساتھ انجمن وطن کے [illegible] کی [illegible] قرارداد کی جانب متوجہ کراؤں

انجمن وطن کی قرارداد منعقدہ ۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء

"ہرگاہ کہ اخبار بلوچستان جدید نے کافی عرصہ سے عبدالصمد اچکزئی کی قومی روش کے خلاف غیر ذمہ دارانہ و ذلیل پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے جب وہ شخصی روش کی مخالفت کے پردے میں چھپاتا رہتا تا آنکہ جب عبدالصمد کی روش پر باشندگان بلوچستان نے اظہار اعتماد کرتے ہوئے انہیں متفقہ طور پر اپنی جماعت "انجمن وطن" کا صدر منتخب کیا تو بھی بغض و کینہ کی وہ روش نہ صرف جاری رہی بلکہ وہ ملک کے واحد سیاسی خلاف ملوکیت ادارہ انجمن وطن کی مخالفت بھی کرتا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سابقہ پروپیگنڈا بھی دراصل قومی مفاد کے خلاف تھا اور عبدالصمد کی شخصیت محض ایک پردہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس اخبار کی اس روش کی پرزور مذمت کا اظہار کرتے ہوئے قومی مفاد کے لئے مضر اور مخالف قرار دیتا ہے۔" انجمن وطن زندہ باد! غدار وطن برباد!

(محمد حسین عنقا)

آہ! جام میر مراد علی خان

یہ خبر بلوچستان اور سندھ کے طول و عرض میں نہایت رنج کے ساتھ سنی جائیگی کہ ریاست لسبیلہ کے بہترین بہی خواہ جام میر مراد علی خان بعارضہ درد اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔

شہر میں آپ علم، قابلیت اور منصف مزاجی کے باعث نہایت ہی ہر دلعزیز تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی میت کو قبرستان لے جاتے ہوئے دو ہزار آدمی شامل تھے۔ ہم ان کی مختصر سوانح عمری آئندہ اشاعت میں دیں گے یہاں ان کی نظم ایک [illegible] ہی ہے جو انہوں نے مرنے سے بیشتر نواب [illegible] خان [illegible] کو مرحوم قوم کی پسماندگی کو دور کرنے کی نیت سے بھیجی تھی یہ بات کی بین دلیل ہے کہ مرحوم کو قوم بلوچ سے والہانہ محبت تھی۔ آخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا مرحوم مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ دے ہم مرحوم کے اقرباء اور لواحقین سے کامل ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا انہیں صبر جمیل عطا فرمائے آمین! (ادارہ)

زائل شدہ صحت، طاقت اور جوانی دوبارہ حاصل ہو سکتی ہے

(Gland Hormones)

قوت، طاقت اور [illegible]

ڈبل

[illegible] ڈبل کو نوجوانوں کی سی قوت، طاقت اور [illegible] حاصل کرنے کے لئے بے نظیر تسلیم کیا گیا ہے:

آج ہی سے ڈبل کا استعمال شروع کر دیجئے

قیمت:- ۱۰۰ گولی کا بکس [illegible] پچاس گولی کا بکس [illegible] ہر دوا فروش سے یا براہ راست طلب کریں۔

سول ڈسٹری بیوٹرس:- انڈین اینڈ فارن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لکشمی بلڈنگ کراچی

پبلشر و پرنٹر محمد حسین عنقا نے بلوچ [illegible] پریس [illegible] روڈ کراچی میں چھپوا کر دفتر [illegible] روڈ کراچی سے شائع کیا۔

Yousaf Aziz Magsi Chair